عالمِ اسلام کے عظیم مفکر

شیخ سید یوسف ہاشم رفاعی

کا

علمائے نجد کے نام اہم پیغام





ترجمہ

ابو عثمان قادری

کاروانِ اسلام پبلیکیشنز

جامعہ اسلامیہ لاہور گلشن رحمان میلاد سٹریٹ ٹھوکر نیاز بیگ لاہور

عالم اسلام کے عظیم مفکر

شیخ سید یوسف ہاشم رفاعی
کا
علماءِ نجد کے نام اہم پیغام

تقدیم

ڈاکٹر محمد سعید رمضان البوطی دمشق

ترجمہ

ابو عثمان قادری

کاروان اسلام پبلی کیشنز

فہرست مضامین

نصيحة

لإخواننا علماء نجد

بقلم

يوسف بن السيد هاشم الرفاعي

تقديم

الدكتور محمد سعيد رمضان البوطي

تقدیم
از
ڈاکٹر محمد سعید رمضان البوطی

الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات والسلام علیٰ

سیدنا محمد وعلیٰ آلہٖ وصحبہ اجمعین

حمد وصلوٰۃ کے بعد، سید یوسف رفاعی، کویت کے عظیم فضلاء اور علماء میں سے ہیں، میں جب سے انھیں جانتا ہوں انھیں اسلام کی عملاً خدمت کرتے ہی پایا، ان کی علمی، دعوتی اور خیراتی، انفرادی اور اجتماعی کوششیں نہایت ہی معروف و مسلم ہیں، جہاں تک ہوسکتا ہے علم میں آجانے کے بعد یہ معروف کا حکم دینے اور منکر سے روکنے والے ہیں۔ اللہ کی خاطر محبت اور اس کے بندوں پر شفقت کرتے ہوئے، تمام مسلمانوں کی جماعتوں اور گروہوں کے درمیان اختلاف ختم کر کے انھیں بھائی چارہ کا درس دیتے ہیں۔ اسلامی اخوت کے قیام کے لیے کوشاں رہتے ہیں، لوگوں کو اس حکم الٰہی کی طرف متوجہ کرتے ہیں

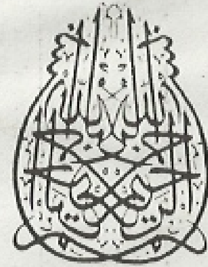
فاصلحوا بین اخویکم اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کروادیا کرو۔

اور رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد گرامی کو سامنے رکھتے ہیں

الدین نصیحۃ دین سراپا خیر خواہی ہے۔

اور یہ اللہ کے صادق وصالح بندہ اور اس کے احکام کے نفاذ اور اس کی تعلیمات کی اطاعت میں مخلص ہونے کی علامت ہے اور ہم انھیں اسی نشانی سے جان سکتے ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ مقدسہ میں کچھ اور کہنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔

میں نے ان کا یہ رسالہ پڑھا، مجھے جس چیز نے اسے پڑھنے پر مجبور کیا وہ اس کا عنوان



تھا جو باطن کی طہارت اور نیت کی سچائی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے دست تعاون بڑھانے پر شاہد تھا اور وہ ہے "نصیحة لاخواننا علماء نجد"

اگر میں عنوان، اس کے برعکس پاتا تو میں اس سے اعراض کر لیتا بلکہ اسے ایک طرف پھینک دیتا، میں اسے پڑھنے میں ہرگز اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کرتا۔

جب میں نے اسے شروع کیا تو واقعۃً اسے عنوان کے مطابق وموافق پایا یہ ایسی نصیحتوں پر مشتمل تھا جو رہنمائی کے لئے نہایت ہی مجرب اور اللہ کے دین کے حوالہ سے غیرت صادقہ کا مجموعہ ہیں اور ان بھائیوں کے لئے سراپا شفقت ہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستہ سے ہٹے ہوئے ہیں۔

میں نے اپنے محترم بھائی السید یوسف رفاعی کی ان بھائیوں کے لیے بیان کردہ نصیحتیں اول تا آخر پڑھیں انھوں نے جس پر ان لوگوں کو متوجہ کیا اور نصیحت کرتے ہوئے تنبیہ کی ہے انھیں میزانِ شریعت، اس کے دلائل ومصادر پر پرکھا تو یہ تمام کی تمام، درست اور حق پائیں۔

بلکہ یہ تمام علماء مسلمین کے نام ہونی چاہییں جو قرآن وسنت سے ہدایت پانا اور سلف کی راہ اپنانا چاہتے ہیں خواہ کوئی ہو اور کہیں کے ہوں،

ہم تو یہ جانتے ہیں کہ کسی اور معاملہ میں تمام عالم اسلام اس قدر دکھی نہیں ہوا جس قدر آج مملکت سعودیہ کے ذمہ دار اور علماء کے اس عمل سے ہو رہا ہے کہ مکۃ المکرمہ اور مدینۃ المنورۃ اور اس کے اردگرد تمام ان آثار ونشانات کو مٹایا اور خالی کیا جا رہا ہے

جن کا رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس اور حیات سے گہرا تعلق ہے اور ان امور پر اقدام اس وجہ سے نہیں کہ یہ خلاف شرع اور طریقہ اسلاف کے منافی ومخالف ہیں مثلاً

زیارت بقیع اور وہاں تدفین سے مسلمانوں کو منع کرنا، اس امت کے سواد اعظم کو اشاعرہ یا ماتریدیہ ہونے کی بنا پر کافر قرار دینا

کیا اس پر اجماع امت نہیں کہ امام اشعری اسلاف صالحین کے معاون ومتبع تھے؟

ان دنوں ان کی زیادتی اپنے عروج پر ہے، یہ لوگ اپنے ان برے کرتوتوں پر ڈٹے ہوئے ہیں اور وہ کسی کی پرواہ نہیں کر رہے۔ دین اسلام اور متفقہ احکام کا بڑا واضح حکم ہے کہ کم از کم یہ لوگ عالم اسلام کے سامنے ایسا بیان وتفصیل لائیں جس میں اس پر واضح دلیل ہو کہ ان آثار نبویہ کو مٹانا اور ختم کرنا لازم ہے، خواہ وہ کیسی ہی ہوں پھر اس کے بعد اپنے عزم کا اعلان کریں کہ ہم اس حکم شرعی کے تقاضا کے مطابق عمل کریں گے۔

ہم ہی نہیں لاکھوں مسلمان مکہ اور مدینہ میں ان ہونے والے معاملات پر دل گرفتہ ہیں، اسے مشارق ومغارب کے مسلمانوں کی آنکھیں دیکھ رہی ہیں کہ ان کے شعائر وعلوم اور اعتقادات کی توہین کی جا رہی ہے، ان عجیب اور پریشان اعمال پر کوئی عذر معقول بصورت حجت ودلیل یا اجتہاد کی مجبوری بیان نہیں کی جاتی بلکہ اس حیرانگی کی وجہ سے ہم اپنے نفوس کو جاہل اور معلومات شرعیہ کو خطا محسوس کرنے لگے، شاید ہم نے انھیں غلط طور پر صواب سمجھ لیا یا انھی احکام کا حکم ہمیں معلوم نہ ہو سکا

یہ سارا کچھ اس لیے کہ مسلمانوں خصوصاً علماء کے بارے میں حسن ظن کا حکم ہے لیکن اطمینان نہ ہوا پھر ہم نے عصر صحابہ سے لے کر آج تک اس بارے میں اسلاف کی سیرت وموقف کو دوبارہ جانچا کہ ان کا آثار کے بارے میں کیا موقف تھا خواہ ان کا تعلق رسول اللہ ﷺ کی شخصیت سے ہے یا ایسی چیز سے جس کی دلالت

آپ ﷺ کی رسالت ونبوت پر ہے تو ہم نے حضور ﷺ کی ظاہری حیات سے لے کر آج تک اس پر اجماع پایا کہ آثار کے ساتھ تبرک مشروع وجائز ہے بلکہ ہم نے تمام صحابہ کو اس میں ایک دوسرے سے سبقت لے جاتے ہوئے پایا

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مشائخ نجد ہماری طرح جانتے ہیں بخاری ومسلم اور دیگر کتب میں احادیث صحیحہ ثابتہ ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ کے مبارک پسینے ،بال، وضو کا پانی ،لعاب دہن، پانی کا پیالہ ،نماز والی جگہ یا جہاں آپ ﷺ تشریف فرما ہے یا وہاں کچھ آرام فرمایا، ان تمام سے صحابہ تبرک حاصل کرتے ،

اس میں بھی کوئی شک نہیں ،وہ ہماری طرح جانتے ہیں کہ قرون ثلاثہ میں اسلاف کا اجماع تھا کہ حضور ﷺ کے آثار سے تبرک حاصل کیا جاتا مثلاً مولد النبی ،سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا گھر، حضرت ابوایوب انصاری کا گھر، جہاں انھوں نے ہجرت مدینہ کے وقت آپ ﷺ کا استقبال کیا، بئر اوس، بئر ذی طوی ،دار ارقم......... پھر اس کے بعد جتنے ادوار آئے ان میں ان کی حفاظت کی گئی اور یہ اس اجماع پر شاہد امین ہیں، آج تمام عالم اسلام اس بدعت کی وجہ سے دکھی ہے، جس سے ہمارے مشائخ نجد نے مسلمانوں کے سلف وخلف کے اجماع کو توڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ کے مولد کو گرا کر چوپایوں کی منڈی بنادیا، حضور ﷺ کی مہمان گاہ کو اونٹوں کی جگہ بنادیا، آج وہ تمام آثار تباہی وبربادی سے مٹادیے جنھیں امت مسلمہ نے ہر دور میں بڑی عزت سے محفوظ رکھا تھا۔

اس سے بڑا تعجب یہ ہے کہ مشائخ نجد کی اس بدعت پر جس سے انھوں نے سابقہ مسلمانوں کے اجماع کو توڑا اور ان کے شعائر ایمانیہ کی توہین کی عالم اسلام کے اعتراضات اور غم وغصہ کو غلط سمجھتے ہوئے ان کے سامنے اپنے اس عمل کی نہ کوئی توجیہ

کرتے ہیں اور نہ دلیل دیتے ہیں حالانکہ ان کا فریضہ ہے اگر وہ درست ہیں اور تمام عالم اسلام کے علماء جاہل اور خاطی ہیں تو ان کے سامنے دلیل تفصیلی رکھیں تا کہ وہ اپنی خطا سے آگاہ ہو کر اس درست راہ کو اپنالیں جو تمھارا ہی حصہ ہے اور تمام عالم میں وہ تم ہی جانتے ہو، اس سے انھیں اس حق کی ہدایت اور مسلمانوں کا ثواب بھی ملے گا جس سے آج تک تمام مسلمان بے خبر رہے۔

ایک اہم واقعہ

یہاں میں ایک واقعہ نقل کرنا ضروری سمجھتا ہوں جو شروع تو ہوا مگر تمام نہ ہوسکا، میں اور میرے دوست محترم استاذ ڈاکٹر عبداللہ عبدالمحسن ترکی ایک کانفرنس میں اکٹھے ہوئے تو ہم نے اس پریشان کن معاملہ کے بارے میں شکایت کی کہ سرزمین نجد میں ایسا اسلام لایا جارہا ہے جو عہد سلف میں نہیں ملتا ،اس وجہ سے عالم اسلام میں تناؤ پیدا ہورہا ہے بلکہ یورپ اور امریکہ میں کئی مراکز میں لڑائی ہو چکی ہے،

ڈاکٹر عبداللہ نے کہا یہ افسوس ناک صورت حال ہے مگر اس کا کیا حل؟ میں نے کہا ہم ان دوستوں کو قائل کریں کہ اس پر علمی مباحثہ کریں اخلاص کے ساتھ بات ہوگی تو مقاصد اختلاف وفساد سے دور ہوجائیں کیونکہ علم، حق کی رہنمائی کرتا ہے حق ،سراپا اتفاق کی دعوت ہے۔

اس پر اتفاق ہوا کہ مملکت سعودیہ میں علمی مباحثہ رکھا جائے، اس میں مملکت سعودیہ کے ایسے دس علماء لیے جائیں جن میں علم کثیر، دین اللہ کے لیے اخلاص اور وحدت امت کی غیرت ہو اور دوسرے دس دیگر عرب ملکوں سے لیے جائیں اور ان کی بھی یہی صفات ہوں، ان کے سامنے یہ نئے پیدا شدہ مسائل رکھے جائیں جو عہد

سلف میں نہ تھے، یہ تمام علمی انداز میں اپنا اپنا نقطہ نظر بیان کریں، اس سے کوئی متفقہ لائحہ عمل سامنے آجائے گا، حقائق سے پردہ اٹھ جائے گا، ایسے اوہام اور پراپیگنڈہ سے نجات مل جائے گی جس سے غلط آراء سامنے آرہی ہیں، اس سے عدم اساس رکھنے والے مسائل از خود دم توڑ دیں گے، یہ بھی طے کیا کہ میں شام اور دیگر ممالک کے دس علماء کے نام ارسال کردوں گا، آپ مملکت سعودیہ سے دس منتخب کرلیں جیسے ہی یہ مرحلہ مکمل ہوجائے ہم مل بیٹھیں گے۔ میں نے حسب وعدہ مختلف ممالک خصوصاً شام کے دس علماء کے نام بھجوادیے جن میں علم وافر، دین اللہ کے لئے اخلاص اور وحدت امت مسلمہ کی تمنا اور غیرت تھی۔ اس کے بعد میں ان کی طرف سے ناموں، جگہ وتاریخ کا منتظر رہا، کئی سال گزر گئے نام نہ آئے،

میں یہ بھی جانتا ہوں ہمارے اس دوست نے یقیناً کوشش کی ہوگی اور علماء کو اکٹھے بٹھانے میں جدوجہد کی ہوگی مگر وہ اپنی پرانی عادت کے مطابق ہی رہے کہ وہ بالمشافہ گفتگو اور مباحثہ سے گھبراتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ اپنی مخصوص آراء ٹھونسنے پر مصر رہتے ہیں،

لیکن یہ سوال تو قائم ہے کہ ازالہ منکر اور اقامت معروف میں رضاءِ الٰہی و اخلاص اسی چیز کا نام ہے کہ وہ معروف کس طرح معروف بنے گا کہ ہم اس کی تعریف اور معرفت کے لیے دوسرے مسلمان کے پاس بیٹھنے کے لیے تیار ہی نہیں اور وہ منکر کیسا منکر ہے جس کی پہچان کے لیے عالم اسلام سے تعاون حاصل نہیں کیا جاسکتا تو اس کے انکار پر تعاون کیسے ہوگا مشائخ نجد ان تمام عجیب کاموں میں تنہا نظر آتے ہیں جنہیں سید یوسف الرفاعی نے اس رسالہ میں تحریر کیا ہے، جن کی تعداد اٹھاون ہے ، ہم نے بھی شرعی تحقیق کی تو ان اقدامات کا کوئی جواز نظر نہیں آیا۔ ہم کہتے ہیں ان کے

یہ اقدامات وبدعات، علماء اسلام سے الگ یقیناً کیوں نہ ہوں گے یہ نہ ان سے مشورہ لیتے ہیں اور نہ ہی تعاون حالانکہ اسلام اپنے امور ومعاملات کو تعاون، تواصل اور تشاور پر قائم کرتا ہے، ہاں! ہم مایوس نہیں، اس طرف کوئی ضرور راہ نکلے گی، اس وقت ہم اپنے محترم بھائی سید یوسف رفاعی کے شکر گزار ہیں انھوں نے یہ خط لکھا جو اپنے مضمون کے اعتبار سے علمی اور اہم ہے اور اپنے اسلوب بیان میں محبوب اور تحقیقی ہے ، میں امید رکھتا ہوں جن فضلاء تک یہ پہنچے گا ان کے لیے اذان کا کام دے گا جیسا کہ میں امید رکھتا کہ ان کے دلوں میں اللہ کے لیے اخلاص، شعائر اللہ پر غیرت اور رحمت اسلام کے مطابق صلہ رحمی اور شفقت پیدا ہو، میں یہ بھی امید کرتا ہوں کہ یہ رسالہ انھیں یاددلائے گا کہ اسلام اس وقت تک انسان کے اندر داخل نہیں ہوتا جب تک عقل اس کے تابع اور دل میں محبت وتعظیم پیدا نہ ہو۔

اے علماء نجد! تم اپنے دلوں سے اللہ اور اس کے رسول سے محبت کے بارے میں کیوں سوال نہیں کرتے؟ اگر ذکر اللہ عزوجل کی وجہ سے تمھارے دلوں میں محبت ہو تو اللہ کی قسم، وہ تمھیں بجائے مٹانے اور ختم کرنے کے ان آثار رسول کی حفاظت کا درس دے گی اور تم اپنے اسلاف صالحین کی راہ پر گامزن ہوجاؤ گے

پھر تم اس گفتگو سے باز آجاؤ گے جنھیں تم خیر خواہی کہتے ہو حالانکہ وہ باطل قول ہے تم اسے غیر اہم امر محسوس کررہے ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عظیم ہے وہ یہ ہے کہ تم اکثر حجاج سے کہتے ہو ایاکم والغلو فی محبة رسول اللہ (رسول اللہ ﷺ کی محبت میں غلو سے بچو) اگر تم وہ کہو جو رسول اللہ نے فرمایا، اس طرح مجھے نہ بڑھاؤ جس طرح نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ کو بڑھایا تو پھر تمہارا یہ کلام مقبول اور یہ نصیحت عالیہ ہوتا لیکن یہ محبت کہ دل کا محبوب کے ساتھ تعلق ہو قرب کی وجہ سے انس

اور بُعد کی وجہ سے وحشت تو اس میں غلو کہاں؟ خصوصاً جب محبوب، اللہ کا رسول ہو تو اس صورت میں تو یہ اللہ تعالیٰ کے مزید قرب کا عنوان ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں اللہ کی خاطر محبت، اللہ تعالیٰ کی توحید کے تقاضوں میں سے ہے، تو جیسے جیسے آدمی اللہ کی خاطر رسول اللہ ﷺ سے محبت میں غلو اور مبالغہ کرے گا تو وہ ان اعمال سے دور نہ ہوگا جن کا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے۔

بخاری و مسلم میں آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے، تم اسی وقت مومن ہو سکتے ہو جب میں تمھیں مال، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو جاؤں۔

بخاری میں یہ بھی ہے کہ تمھاری جان سے محبوب ہو جاؤں، جب تمھارے دل اس محبت سے معمور ہوں گے تو تم جان لوگے یہ محبت کیا سکھاتی ہے، تم خود اس حد سے اپنے آپ کو قاصر و کوتاہی کرنے والا مانو گے جس کا حق رسول اللہ ﷺ رکھتے ہیں، پھر تمھارے اپنے نفوس ان، آثار کی زیارت کی تمنا کریں گے جو آج تک تمھارے اندر محفوظ تھے پھر تم ان کے مٹانے کے درپے نہ ہونگے اور نہ ہی ان سے خلاصی پانے کا سوچو گے

ہم اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور علماء نجد کو اس حق پر جمع فرمائے جو کتاب اللہ، سیرت نبوی، سنت اور اسلاف کی راہ ہے اور ہمیں یقین عقلی کے ساتھ حقائق اسلام سے مزین فرما کر ایسے گھاٹ پر جمع فرمائے جو اللہ اور اس کے رسول علیہ ازکی الصلاۃ والسلام کی محبت میں کمی واقع نہ ہونے دے

د، محمد سعید رمضان البوطی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عالم اسلام کے عظیم مفکر شیخ سید یوسف رفاعی کا تعلق عارف کامل حضرت سید شیخ احمد کبیر رفاعی کے سلسلہ نسب سے ہے آپ اس وقت سلسلہ رفاعیہ کے سب سے بڑے شیخ طریقت اور صاحب دعوت و ارشاد ہیں آپ نہایت وسیع النظر شخصیت ہیں امت مسلمہ کی تکالیف اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے ہمہ وقت کوشاں رہنا ان کی زندگی کا اہم مشغلہ ہے۔ ان کی زندگی کا اکثر حصہ امت مسلمہ میں اتحاد کی کاوشوں میں گزر رہا ہے۔ وہ جہاں بھی محسوس کرتے ہیں کہ عالم اسلام کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے لئے کوئی فتنہ سر اٹھا رہا ہے تو اس کی نشاندہی کرنا اور اس کے حل کے لئے تجاویز دینا اپنا فریضہ تصور کرتے ہیں۔

ہر باشعور جانتا ہے کہ حرمین شریفین اسلام اور مسلمانوں کا مشترکہ مرکز ہیں وہاں کے مبارک آثار سے مسلمانوں کے ایمانی جذبات ہی وابستہ نہیں بلکہ وہ تاریخ اسلام کا بھی حصہ ہیں۔ لیکن وہاں کے چند اہل علم (جن کا حکومت میں اثر و رسوخ ہے) اپنے مطالعہ اور سوچ کی بنیاد پر انھیں مٹانے پر کمربستہ ہیں یہاں بھی انھیں معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ کا تعلق کسی بھی حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے اور لوگ وہاں یادوں کو تازہ کرنے کے لئے حاضر ہوتے ہیں تو اسے شرک وبدعت کا نام دے کر بلڈوز کر دیتے ہیں ابھی چند ماہ پہلے ابوا شریف کے مقام پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے قبر انور کے ساتھ بھی ایسا کر دیا گیا حالانکہ ان کا یہ عمل تمام امت مسلمہ کے خلاف ہے کیونکہ ان سے پہلے وہاں تیرہ صدیوں سے یہ آثار محفوظ چلے آ رہے ہیں اور آج بھی سعودیہ کے علاوہ تمام عالم اسلام میں بزرگوں کے آثار سلامت ہیں کیا ان کا یہ فعل تمام امت مسلمہ کو کافر و شرک قرار دینے کے لئے مترادف نہیں؟ پھر خادم حرمین شریفین شاہ فہد نے کس قدر حرمین کی خدمت کی ہے اس کی تمام کاوشوں پر یہ لوگ پانی پھیر دیتے ہیں اور آج تمام عالم اسلام ان کی حرکتوں

کی وجہ سے سعودیہ کے بارے میں اچھے جذبات نہیں رکھتا' اس چیز کی نشاندہی شیخ رفاعی حفظہ اللہ تعالی نے اپنے اس پیغام میں کی ہے' امید ہے علماء نجد اس پر خیر خواہی کے جذبہ پر غور و فکر کر کے اپنے معاملات پر نظر ثانی کرنے کی کوشش کریں گے۔

پھر یہ بھی ممکن ہے کہ تمام عالم اسلام کے سرکردہ اہل علم مل بیٹھ کر ان مسائل کا کوئی ایسا حل نکالیں جس سے انتشار و افتراق کی آگ ٹھنڈی ہو جائے اللہ تعالی مصنف کی اس اعلی سعی کو قبول فرماتے ہوئے امت مسلمہ کے لئے اسے مفید بنا دے تاکہ آپس کی غلط فہمیاں دور ہو جائیں۔ یاد رہے یہ صرف امام شیخ سید یوسف رفاعی کو جذبات ہی نہیں بلکہ انھیں تمام عالم اسلام کے مسلمانوں کے احساسات کی ترجمانی سمجھا جائے۔

خادم اسلام

ابو عثمان قادری لاہور

۱۷ جولائی ۱۹۹۹ء بروز اتوار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے:

قل من يرزقكم من السموات والارض' قل الله' و انا او اياكم لعلى هدى او فى ضلال مبين ○ قل لا تسئلون عما اجرمنا ولا نسئل عما تعملون ○ قل يجمع بيننار بنا ثم يفتح بيننا بالحق و هو الفتاح العليم (سورة السباء' ۲۴ تا ۲۶)

تم فرماؤ کون ہے جو تمہیں روزی دیتا ہے۔ آسمان اور زمین سے۔ تم خود ہی فرماؤ اللہ۔ اور بے شک ہم یا تم یا تو ضرور ہدایت پر ہیں یا کھلی گمراہی میں۔ تم فرماؤ ہم نے تمہارے گمان میں اگر کوئی جرم کیا تو اس کی تم سے پوچھ نہیں اور نہ تمہارے کرتوتوں کا ہم سے سوال۔ تم فرماؤ ہمارا رب ہم سب کو جمع کرے گا پھر ہم میں سچا فیصلہ فرما دے گا اور وہی ہے بڑا نیاؤ چکانے والا۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

ان الله يأ مر بالعدل و الاحسان و ايتائ ذى القربى و ينهى عن الفحشاء و المنكر و البغى يعظكم لعلكم تذكرون .

(سورة النحل' ۹۰)

بے شک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کو دینے کا اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور بری بات اور سرکشی سے تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دھیان کرو۔

تیسرے مقام پر فرمایا:

يا قوم لكم الملك اليوم ظاهرين فى الارض فمن ينصرنا من بأس الله ان جاء نا قال فرعون ماريكم الا مارى وما اهديكم الا سبيل الرشاد (سورة الغافر ۲۹)

اے میری قوم آج بادشاہی تمہاری ہے اس زمین میں غلبہ رکھتے ہیں تو اللہ کے عذاب سے ہمیں کون بچا لے گا اگر ہم پر آئے۔ فرعون بولا میں تمہیں وہی سمجھاتا ہوں جو میری سوجھ ہے اور میں تمہیں وہی بتاتا ہوں جو بھلائی کی راہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله والصلاة والسلام على سيدنا رسول الله و على آله و صحبه الكرام و من والاه

حمد و صلوۃ کے بعد۔

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی مروی ہے۔

الدين النصيحة قلنا لمن قال لله و لكتابه ولرسوله ولائمة المسلمين و عامتهم۔ (المسلم کتاب الایمان)

دین سراپا خیرخواہی ہے، ہم نے عرض کیا کس کی خیرخواہی؟ فرمایا اللہ کی، اس کی کتاب کی، اس کے رسول کی، ائمہ مسلمین اور تمام مسلمانوں کی۔

اس مبارک ارشاد کے پیش نظر بندہ اپنی کتاب "الرد المحکم المنیع" اور دیگر اہل علم کی تصانیف کے منصۂ شہود پر آجانے کے بعد اس انتظار میں رہا شاید تم نصیحت قبول کر کے اپنے طریقوں اور معاملات میں کچھ تبدیلی لے آؤ گے .... لیکن کچھ بھی حاصل نہ ہوا۔

چونکہ سورۃ العصر کی صورت میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

والعصر ان الانسان لفى خسر الا الذين امنوا و عملوا الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوابالصب

زمانہ کی قسم تمام انسان خسارے میں ہیں مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور انہوں نے حق کی تلقین اور صبر کی تلقین کی۔

اس لئے میں نے استخارہ کے بعد طے کر لیا کہ میں خیرخواہی کرتے ہوئے تمہاری طرف ایک خط تحریر کروں' یہ دعا کرتے ہوئے کہ یہ بارگاہ خداوندی میں مقبول ہو اور مجھے اور تم کو وہ حق کو حق دکھائے اور اس پر گامزن رہنے کی توفیق دے اور باطل کو باطل دکھائے اور اس سے دور رہنے کی توفیق دے' ہمارے ذہن اس طرح منتشر نہ کرے کہ ہم خواہش نفس کی اتباع کرنے لگ جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہدایت اور ثواب کی راہ دکھانے والا ہے۔

بتوفیق الٰہی میری گذارشات درج ذیل ہیں۔

۱۔ توحید پرستوں پر تہمت ہرگز روا نہیں

۱۔ ایسے مسلمانوں پر تہمت بازی جائز نہیں جو توحید پرست ہیں تمہارے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں' روزہ رکھتے ہیں' زکوۃ ادا کرتے ہیں اور بار بار بیت اللہ شریف کا یہ کہتے ہوئے حج کرتے ہیں۔

لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لاشریک لک

ہم حاضر ہیں اے اللہ ہم حاضر ہیں' تیرا کوئی شریک نہیں ہم حاضر ہیں' تمام حمد و نعمت تیرے لئے ہے اور ملک بھی اور تیرا کوئی شریک نہیں۔

شرعاً ایسے لوگوں کو مشرک قرار دینا ہرگز جائز نہیں' حالانکہ تمہاری تمام کتب اور لٹریچر اسی سے مالا مال ہیں۔ آئے دن عیدالاضحیٰ کے دن مسجد خیف مقام منیٰ میں اور عیدالفطر کو مسجد حرام میں تمہارے خطباء تمام عالم اسلام کے حجاج اور اہل حرمین کے سامنے مسلمانوں پر فتویٰ کفر و شرک لگا رہے ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ

تمہیں ہدایت دے۔اس کام سے باز رہو' کسی بھی مسلمان خصوصاً اہل حرمین کو پریشان کرنا حرام ہے' اس بارے میں کتاب و سنت میں جو احکام وارد ہیں ان سے تم بخوبی آگاہ ہو۔

۲۔ خدارا! تقلیدِ آئمہ کی مخالفت ترک کردو

تم نے صوفیاء کرام کو کافر قرار دیا پھر اشاعرہ کو بھی' تم نے آئمۂ اربعہ' امام ابوحنیفہ' امام مالک' امام شافعی' اور امام احمد بن حنبل رحمھم اللہ تعالیٰ کی تقلید سے انکار کر دیا' حالانکہ امت مسلمہ کا سواد اعظم ان بزرگوں کی تقلید کا قائل ہے خود تمہارے بانیٔ مملکت شاہ عبدالعزیز نے ملکی قانون میں تصریح کی ہے کہ ہم مذاہب اربعہ پر ہی اعتماد کریں گے' خدارا تقلید کی مخالفت ترک کردو۔

جو شخص اسلام لانے کے بعد کفر اختیار کرتا ہے وہ مرتد کہلاتا ہے اور اس کا خون مباح ہو جاتا ہے' اپنے نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی سامنے رکھو جو حضرت ابن عمر اور حضرت جریر رضی اللہ عنھم سے مروی ہے۔

لا ترجعوا بعدی کفاراً یضرب بعضکم رقاب بعض

میرے بعد کفر اختیار کر کے ایک دوسرے کی گردنیں نہ اڑانا۔

(البخاری کتاب الفتن' المسلم کتاب الایمان)

مسلمانوں کی تکفیر سے باز رہو

تم نے ان اسلامی جماعتوں' اداروں اور تنظیموں کو گمراہ' بے دین اور شیطانی گروہ کہنا شروع کر دیا جن کا مقصد' اعلاء کلمۃ اللہ' نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا تھا۔ مثلاً تبلیغی جماعت' اخوان المسلمین' تنظیم دیوبند (جو ہندوستان' پاکستان اور بنگلہ دیش میں ہے) اور ان ملکوں کی سواد اعظم جماعت (بریلوی) پر فتویٰ لگا دیا۔

کتب اور کیسٹ بھجوا رہے ہو جن میں مختلف زبانوں میں مسلمانوں کی ہی (کثیر رقم خرچ کر کے) تکفیر کی گئی ہے جیسا کہ تم نے ابو ظہبی، دبئ اور اباضیہ میں کتاب شائع کی ہے جس میں وہاں کے باشندوں کو کافر قرار دیا گیا ہے حالانکہ وہ بھی مجلس التعاون میں تمہارے ممبر ہیں۔ رہی جامعہ ازہر اور وہاں کے علماء تو ان پر تو تمہارا حملہ مسلسل جاری رہتا ہے۔

۴۔ مخصوص ذہنیت کے حامل مولویوں کو مسلط نہ کریں

تم نے مثلاً محمد جمیل زینو حلبی، عبدالرحمن دمشقی، ابوبکر جزائری اور دیگر وظیفہ خوار مولویوں کو ان جید علماء و مفکرین پر مسلط کر رکھا ہے۔ عظیم محدث سید عبداللہ صدیق غماری، شیخ محمد متولی شعراوی، ڈاکٹر محمد سعید رمضان البوطی، شیخ عبدالفتاح ابوغدہ، شیخ محمد علی صابونی، سید محمد علوی مالکی، ڈاکٹر عادل عزیزہ، شیخ سعید حوی، شیخ محمود سعید ممدوح اور عالم اسلام کے دیگر جید علماء اور ان کی مل، کتب، اور دیگر ذرائع سے مدد کرتے ہو۔ اس کے علاوہ موسم حج وغیرہ میں مختلف لٹریچر جو غلط اور فرقہ واریت پر مشتمل ہوتا ہے تقسیم کیا جاتا ہے حالانکہ وہ اوقات رحمت الٰہی کے حصول کے ہوتے ہیں۔

۵۔ حدیث کے غلط مفہوم سے بچو

حدیث شریف کا جملہ:

كل بدعة ضلالة — ہر بدعت گمراہی ہے۔

کو بغیر سمجھے دوسروں پر فٹ کر دیتے ہیں حالانکہ تمہارے اپنے اعمال ایسے ہیں جو سنت نبوی کے خلاف ہیں تم نہ انہیں برا جانتے ہو اور نہ ہی انہیں بدعت شمار کرتے ہو، ان میں سے کچھ یہ ہیں۔

۶۔ بعد از نماز عشاء مسجد نبوی کو بند کرنا ترک کر دو

تم نماز عشاء کے بعد مسجد نبوی شریف بند کر دیتے ہو حالانکہ یہ بندش تم سے پہلے کبھی نہیں تھی۔ تم لوگوں کو وہاں رات کے اعتکاف اور تہجد سے منع کرتے ہو تمہیں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان یاد نہیں رہا۔

ومن اظلم ممن منع مساجد الله ان يذكر فيها اسمه و سعى فى خرابها اولئك ماكان لهم ان يدخلوها الا خائفين لهم فى الدنيا خزى ولهم فى الاخرة عذاب عظيم (البقرہ، ۱۱۴)

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں کو روکے ان میں نام خدا لئے جانے سے اور ان کی ویرانی میں کوشش کرے، ان کو نہ پہنچتا تھا کہ مسجدوں میں جائیں مگر ڈرتے ہوئے، ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے۔

۔نجد کی بجائے حجازی لہجے میں اذان جاری کرو۔

حجاز کے مؤذنوں کو تم نے اس لہجہ کا پابند کر رکھا ہے جو نجد کا ہے۔ باقاعدہ اذان کا قائم مقرر ہے اور تمہاری کوشش ہوتی ہے کہ اذان کو خوب طویل کیا جائے اور آواز کو دلکش بنایا جائے خواہ معنی بگڑ جائیں۔

۸۔ حرمین شریفین میں عالم اسلام کے مقتدر علماء کو وعظ و درس کی اجازت ہونی چاہئے۔

تم نے حرمین شریفین میں وعظ و درس پر پابندی لگا رکھی ہے خواہ واعظ و مدرس عالم اسلام کا بڑا عالم ہی کیوں نہ ہو، بلکہ علماء حجاز و احساء پر بھی پابندی ہے جب تک تمہارے مذہب کا نہ ہو اور اس کے پاس تمہاری طرف سے مہرشدہ اجازت نامہ نہ ہو، تم دوسروں کو منع کرتے ہو خواہ وہ جامعہ ازہر کا سربراہ ہی کیوں نہ ہو۔ ذرو

اللہ تعالیٰ سے ' اپنے مذہب میں اس قدر غلو نہ کرو اور علماءِ اسلام کے بارے میں حسن ظن سے کام لینا شروع کرو۔

۹۔ مکہ اور مدینہ میں کسی بھی مسلمان کی تدفین کو مت روکو

شہر مدینہ منورہ اور مکہ المکرمہ سے باہر فوت ہونے والے کو تم وہاں دفن نہیں ہونے دیتے حالانکہ یہ دونوں مقامات اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسندیدہ شہر ہیں' تم ان شہروں میں تدفین روک کر امت مسلمہ کو ان کی برکات و ثواب سے محروم کرتے ہو' حضرت عبداللہ بن عدی زہری رضی اللہ عنہ سے ہے' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام حزورہ میں سواری کی حالت میں یہ فرماتے ہوئے سنا۔

والله انک لخیر ارض الله واحب ارض الله الی الله ولولا اخرجت منک ما خرجت

اللہ کی قسم! اے مکہ تو اللہ تعالیٰ کی افضل جگہ ہے اور اللہ تعالیٰ کو تمام زمین سے محبوب ہے اور اگر تجھ سے مجھے نہ نکالا جاتا تو میں یہاں سے ہرگز نہ نکلتا۔

(مسند احمد ۴' ۳۰۵' الترمذی' باب فضل مکہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من استطاع ان یموت بالمدینة فلیمت بها فانی اشفع ممن یموت بها

جو مدینہ میں فوت ہونے کی طاقت رکھتا ہے وہ یہاں ہی فوت ہو کیونکہ میں اس میں فوت ہونے والے کی شفاعت کروں گا۔

(مسند احمد' ۲-۷۴'
الترمذی' باب فضل المدینہ)

۱۰۔ بارگاہ نبوی میں خواتین کی حاضری پر پابندی کیوں؟

تم خواتین کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مواجہ شریف کے سامنے جانے سے روکتے ہو اور مردوں کی طرح سلام نہیں عرض کرنے دیتے ہو۔

اگر تمہارے بس میں ہو تو تم محارم کے ساتھ خواتین کو بیت اللہ کا طواف بھی نہ کرنے دو' حالانکہ تمام اسلاف اور مسلمانوں کا عمل اس کے خلاف رہا ہے' تم باعصمت اور عفیفہ خواتین کو بھی جھڑکتے ہو اور انہیں حقیر سمجھتے ہو۔ پردے کے باوجود انہیں مسجد کی زیارت سے منع کرتے ہو اور انہیں شک کی نگاہوں سے دیکھتے ہو' یہ عمل سخت بدعت مذمومہ ہے' کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف صالح کے دور میں ایسا نہیں تھا یہ تم نے ایجاد کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں تو صورت حال یہ تھی کہ پہلی صف میں مرد' اس سے متصل بچوں کی اور اس سے متصل خواتین کی بلاپردہ صف ہوا کرتی تھی۔

عالم اسلام سے آئی ہوئی خواتین مرکز اسلام سے کیا تاثر لے کر جاتی ہوں گی کبھی تم نے اس پر غور کیا؟

۱۱۔ مواجہ شریف کی طرف پشت کیے بے ادب شرطے فوراً ہٹاؤ

تم نے مواجہ شریف میں وظیفہ خوار' جاہل تیوری چڑھانے والے کھڑے کر رکھے ہیں جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پشت کیے ہوتے ہیں اور ان کے چہرے زائرین کی طرف ہوتے ہیں' اپنے تیوری والے چہروں کے ساتھ زائرین کو ایسے دیکھتے ہیں جیسے وہ سارے کے سارے شرک اور بدعت کے مرتکب ہو رہے ہیں' انہیں پکڑتے ہیں' زجر و توبیخ کرتے ہوئے جھڑکتے ہیں بلکہ ڈنڈے مارتے ہیں' زائرین کو جھڑکتے ہوئے آوازیں بلند کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ کے اس مبارک فرمان کو بھولے ہوئے ہیں۔

يايها الذين امنوا لا ترفعوا اصواتكم فوق صوت النبى ولا تجهروا له بالقول كجهر بعضكم لبعض ان تحبط اعمالكم و انتم لا تشعرون ○ ان الذين يغضون اصواتهم عند رسول الله اولئك الذين امتحن الله قلوبهم للتقوى لهم مغفرة و اجر عظيم ○ ان الذين ينادونك من وراء الحجرات اكثرهم لا يعقلون۔ (الحجرات' ۲۔۴)

اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو' بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

یہ تمام تکبر کے ساتھ ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کے مہمانوں' زائرین اور محبین کی اہانت کی جاتی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس آرام گاہ کے سامنے سب کچھ ہوتا ہے جس کے بارے میں حنابلہ کے شیخ امام ابن عقیل نے کہا کہ یہ مقام تمام مقامات سے افضل ہے' شیخ ابن قیم نے "بدائع الفوائد" میں ان سے نقل کیا۔ شیخ ابن عقیل کا بیان ہے مجھ سے کسی نے پوچھا۔

ایما افضل حجرة النبی صلی الله علیه وسلم او الکعبة؟

کیا حجرۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم افضل ہے یا کعبہ؟

تو میں نے کہا اگر تیری مراد محض حجرہ ہے تو کعبہ افضل ہے اور اگر حجرہ میں جو کچھ ہے وہ مراد ہے تو

والله ولا العرش وحملته ولا جنة عدن ولا الافلاک الدائرة لان بالحجرة جسد لو وزن بالکونین لرجع

اللہ کی قسم: اس کا مقابلہ عرش' اس کے حاملین' جنت عدن اور افلاک نہیں کر سکتے کیونکہ اس میں وہ جسد اطہر ہے اگر دونوں جہانوں سے اس کا موازنہ کیا جائے تو وہ پھر بھی وزنی ہے۔

امام مالک رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔

ان البقعة التی فیها جسد النبی صلی الله علیه وسلم افضل من کل شی حتی الکرسی و العرش ثم المسجد النبوی ثم المسجد الحرام ثم مکة

جس ٹکڑا زمین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد اطہر ہے وہ ہر شے سے حتی کہ کرسی و عرش سے بھی افضل ہے اس کے بعد مسجد نبوی' پھر مسجد حرام اور پھر مکۃ المکرمہ۔

(بدائع الفوائد' ۳۔ ۱۳۵)

۱۲۔ خواتین پر جنت البقیع کی زیارت کی خود ساختہ پابندی ختم کرو

تم بغیر قطعی اور متفقہ شرعی دلیل کے خواتین کو بقیع شریف کی زیارت سے روکتے ہو۔ مسلمانوں کو محدود وقت کے علاوہ زیارت نہیں کرنے دیتے حتی کہ لوگوں کو کسی جنازہ کا انتظار کرنا پڑتا ہے تاکہ اس کے ساتھ بقیع میں داخل ہو کر زیارت کریں' مدینہ منورہ میں تم نے معلمین کو زیارت کروانے سے روک دیا ہے جس سے وہ مالی بدحالی کا شکار ہیں۔ حالانکہ ان کے بغیر لوگ پریشان ہوتے ہیں کیونکہ انہیں پتہ ہی نہیں چلتا کہ اہل بیتؓ کرام کی قبور کون سی ہیں اور امہات المومنین اور صحابہ رضی اللہ عنھم کی کون سی ہیں؟ یہ ایسا ظلم و زیادتی اور قہر و تکبر

ہے جسے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہرگز پسند نہیں فرماتے، اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے، اس حرکت سے باز آجاؤ۔

۱۳۔ مشاہیر امت کی قبور کو شہید کرنے کی جسارت کیوں؟

تم نے صحابہ، امہات المؤمنین، اور اہل بیت اطہار کی قبور کو منہدم کر کے (جنت البقیع اور المعلی کو) چٹیل میدان بنا دیا ہے جس کی نشاندہی وہاں بکھرے ہوئے پتھر کر رہے ہیں۔ کوئی نہیں جانتا یہاں کون آرام کر رہا ہے اور یہ کس کی قبر ہے؟ بلکہ بعض قبور (مثلاً مقام ابواء میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کی قبر) پر تم نے بلڈوزر پھیر دیا ہے، لاحول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔ کیا تم اس مباح عمل کو ہمیشہ منع کرتے رہو گے۔

حالانکہ شرعی دلائل کی بنا پر قبر کا ایک بالشت تک اونچا بنانا جائز ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پھوپھی زاد بھائی حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو دفن فرمایا اور ان کی قبر پر بڑا پتھر نصب کرتے ہوئے فرمایا۔

اتعلم بها قبر اخی و ادفن الیه من مات من اهلی

(ابوداؤد، کتاب الجنائز)

اور اسے اپنے بھائی کی قبر کو جاننے کا ذریعہ بنا رہا ہوں اور آئندہ اہل بیت میں سے فوت ہونے والے کو ان کے پاس دفن کروں گا۔

حافظ ابن حجر نے اس حدیث کے بارے میں فرمایا۔

اسناده حسن

اس حدیث کی سند حسن ہے۔ (التلخیص الجبیر ۲-۱۳۱)

حضرت خارجہ بن زید تابعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں نوجوان تھے۔

وان اشدنا وثبة الذی یثب قبر عثمان بن مظعون حتی یجاوزه

اور ہم سے زیادہ چھلانگ لگانے والا وہ ہوتا جو حضرت عثمان بن مظعون کی قبر پر نصب شدہ پتھر کو پھلانگ جاتا۔

(البخاری، کتاب الجنائز)

امام بخاری نے صحیح کے جنائز میں باب الجریدہ علی قبر (قبر پر شاخ کا نصب کرنا) میں اسے بطور معلق ذکر کیا، حافظ ابن حجر لکھتے ہیں حضرت خارجہ بن زید بن ثابت انصاری ثقہ تابعی اور مدینہ کے فقہائے سبعہ میں سے ہیں۔ الخ۔ امام بخاری نے اسے تاریخ صغیر میں بطریق ابن اسحاق بطور متصل ذکر کیا ہے، اس حدیث سے واضح و ثابت ہوجاتا ہے کہ قبر کو زمین سے بلند اور اونچا بنانا جائز ہے۔

(فتح الباری، ۳ - ۲۶۵)

۱۴۔ توسل، زیارت اور میلاد کے قائلین کو سزائیں دینا کہاں کا انصاف ہے۔

تم نے حرم نبوی کے سابقہ پرانے حصہ میں اور اب بقیع کے پاس ایک دفتر قائم کر رکھا ہے جس میں تم ایسے لوگوں کو پکڑ کر لاتے ہو جو وسیلہ بنانے والے یا کثرت کے ساتھ زیارت کے لئے آئیں یا خشوع اور رقت کے ساتھ حاضری دینے والے ہوں یا مواجہہ شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ بنا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے والے ہوتے ہیں، تمہاری مقررہ کمیٹی ان سے زیارت، توسل اور میلاد کے حوالے سے پوچھ گچھ کرتی ہے جنہیں تم اپنے مخالف پاتے ہو انہیں قید میں ڈال دیتے ہو، اس کی اقامت ختم اور اسے شہربدر کر دیتے ہو، حالانکہ یہ امور علماء حق کہ حنابلہ کے ہاں بھی استحباب و مباح کا درجہ رکھتے ہیں اور ان کی بنا پر کسی بھی مسلمان کی تکفیر اور اسے سزا دینا ہرگز جائز نہیں، مجھے ایک ایسے ہی نہایت ثقہ قیدی نے بتایا کہ پورا مہینہ میرے ہاتھوں میں حتی کہ وضو اور نماز کے

وقت بھی ہتھکڑی لگی رہی۔ ہر عمل حتی کہ قرآن کریم کی تلاوت بھی میرے لئے ممنوع تھی۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو آج کے ظلم کا بدلہ روز قیامت متعدد تاریکیوں کی صورت میں بھگتنا پڑے گا۔

پھر یہ عمل اس (نبی کی مسجد) میں کہاں جائز ہو سکتا ہے جس کی ذات کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے جن کا اپنا ارشاد ہے۔

انما انا رحمة مهداة — میں سراپا رحمت (ہدایت) ہوں۔

(شعب الایمان بیہقی، ۲-۱۶۴)

امام حاکم نے اسے مستدرک (۱ - ۳۵) میں نقل کر کے صحیح قرار دیا اور امام ذہبی نے ان سے موافقت کی۔

جس ذات اقدس کو اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کے لئے رحمت بنایا ہے اس کی رحمت کا عالم ان مسلمانوں پر کس قدر ہو گا؟ جن کے ساتھ تم ان کی مبارک مسجد اور ان کے پڑوس میں اس قدر غلط اور سخت معاملہ کرتے ہو، ان کا فرمان مبارک ہے۔

الانبیاء احیاء فی قبورهم یصلون — تمام انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبور میں زندہ ہیں اور وہ نماز ادا کرتے ہیں۔

(حیاۃ الانبیاء للبیہقی، ۱۵، مسند ابویعلی، ۶-۱۴۷)

امام ہیثمی نے اسے مجمع الزوائد (۸ - ۲۱۱) میں نقل کر کے کہا اسے ابو یعلیٰ اور بزار نے روایت کیا اور ابو یعلیٰ کے رجال ثقہ ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے۔

پھر یہ وہابی گو انا موتے پر واویلا کیوں کرتے ہیں

ان الله عزو جل حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء (مسند احمد، ۴-۸) — اللہ عزوجل نے زمین پر انبیاء کے جسم کا کھانا حرام کر دیا ہے۔

امام حاکم، امام ذہبی اور امام نووی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۵۔ مسجد کی نئی تعمیر سے روکنا

تم نے اہل مدینہ میں سے ایک صالح شخص کو اپنے خرچ پر جبل خندق پر مسجد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو گرا کر دوبارہ بنانے کی اجازت دی، لیکن جب مسجد گر گئی تو تم نے دوبارہ بنانے سے روک دیا کیونکہ تم غزوۂ خندق کی مساجد سبعہ کی زیارت کو بدعت قرار دیتے ہو، بلکہ ان کے گرا دینے کا بھی ارادہ رکھتے ہو۔

۱۶۔ کتب درود و سلام پر پابندی کیوں؟

تم درود پاک کا مجموعہ دلائل الخیرات از شیخ عارف باللہ محمد سلیمان جزولی حسنی اور اسی طرح کی دیگر کتب کا داخلہ اور پڑھنا ممنوع قرار دیتے ہو، حالانکہ تمہارے علم میں ہے کہ تمہارے ہاں ایسی کتب، رسائل اور لٹریچر آتا ہے جو شرعاً ممنوع و ناپاک ہے، تو ڈرو اللہ تعالیٰ سے۔

۱۷۔ غیر شرعی مجالس پر پابندی کیوں نہیں؟

تم جاسوسی کرتے ہو، پیچھا کرتے ہو اور تلاش کرتے ہو ان لوگوں کو جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محافل میلاد سجاتے ہیں اور ان میں کوئی غیر شرعی حرکت بھی نہیں ہوتی، لیکن تم ان مختلف رنگارنگ مجالس کے خلاف کبھی بات نہیں کرتے جو سراسر لھو و لعب پر مشتمل ہوتی ہیں، پیمانہ تو ایک ہی ہونا چاہئے نہ کہ دو۔ کیا مومن محب کی تذلیل اور فاسق و باغیِ شریعت کی عزت جائز ہوتی ہے۔؟

۱۸۔ اپنی رائے دوسروں پر مسلط کرتے ہو

تم آئمۂ مساجد کو نماز فجر میں قنوت پڑھنے سے بدعت جانتے ہوئے منع کرتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو آئمۂ اربعہ میں سے دو بزرگ حضرت امام شافعی اور امام مالک رضی اللہ عنہ کے نزدیک شرعاً یہ جائز ہے تو اپنی ہی رائے کو دوسرے مسلمانوں پر مسلط کرنے کا کیا جواز ہے؟ کیا تمہیں خدا کا خوف نہیں۔

۱۹۔ علماءِ حجاز واحساء کا کوئی حق نہیں

تم حرمین شریفین میں صرف نجدی علماء کو ہی امام مقرر کرتے ہو اور دوسروں کو حتی کہ علماءِ حجاز و احساء کو بھی یہ منصب نہیں دیتے کیا یہی انصاف ہوتا ہے؟ کیا یہ (امامت نجدی) ضروریات دین میں سے ہے' اللہ تعالیٰ سے ڈر کر انصاف سے کام لو کیونکہ وہ انصاف والوں کو ہی پسند کرتا ہے۔

۲۰۔ آثار نبوی کو مٹانے کے بجائے پورا پورا تحفظ دو

تم مدینہ منورہ سے خصوصاً اور حرمین شریفین میں عموماً آثار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور آثار صحابہ کو چن چن کر مٹانے کے لئے کدال چلاتے ہو۔ قریب ہے کہ مسجد نبوی شریف کے علاوہ وہاں کچھ بھی نہ رہے تمام اقوام بطور یادگار' عبرت و نصیحت اور اپنے روشن ماضی کی خاطر آثار کو محفوظ رکھتے ہیں' تم تو ہر نشانی کو شرک جانتے ہو خواہ وہ معلومات کے لئے ہو یا زیارت کے لئے' حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات کا حکم دے رکھا ہے کہ مشرکین کے علاقوں اور آثار کے دیکھنے کے لئے نکلو اور ان سے عبرت پکڑو مثلاً عاد' ثمود' جو مدینہ منورہ کے قریب دیار صالح اور علا میں موجود ہیں اور یہ ہمیشہ سیاحین کی آمد کا مرکز ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

قد خلت من قبلكم سنن فسيروا فى الارض فانظروا كيف كان عاقبة المكذبين

تم سے پہلے کچھ طریقے برتاؤ میں آ چکے ہیں تو زمین میں چل کر دیکھو کیسا انجام ہوا جھٹلانے والوں کا۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

افلم يسيروا فى الارض فينظروا كيف كان عاقبة الذين من قبلهم كانواهم اشد منهم قوة و اثارًا فى الارض فاخذهم الله بذنوبهم وما كان لهم من الله من واق ذلك بانهم كانت تأتيهم رسلهم بالبينات فكفروا فاخذهم الله انه قوى شديد العقاب

(غافر ، ۲۱-۲۲)

تو کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا۔ کہ دیکھتے کیسا انجام ہوا ان سے اگلوں کا۔ ان کی قوت اور زمین میں جو نشانیاں چھوڑ گئے۔ ان سے زائد' تو اللہ نے انہیں ان کے گناہوں پر پکڑا اور اللہ سے ان کا کوئی بچانے والا نہ ہوا۔ یہ اس لئے کہ ان کے پاس ان کے رسول روشن نشانیاں لے کر آئے پھر وہ کفر کرتے تو اللہ نے انہیں پکڑا' بے شک اللہ زبردست' سخت عذاب والا ہے۔

تیسرے مقام پر فرمایا۔

الم يأتكم نبؤا الذين من قبلكم قوم نوح و عاد و ثمود والذين من بعدهم' لا يعلمهم الا الله جاء تهم رسلهم بالبينات فردوا ايديهم فى افواههم و قالوا انا كفرنا بما ارسلتهم به و انا لفى شك مما تدعوننا اليه مريب (ابراہیم' ۹)

کیا تمہیں ان کی خبریں نہ آئیں جو تم سے پہلے تھیں۔ نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور جو ان کے بعد ہوئے انہیں اللہ ہی جانے' ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لے کر آئے تو وہ اپنے ہاتھ اپنے منہ کی طرف لے گئے اور بولے ہم منکر ہیں۔ اس کے جو تمہارے ہاتھ بھیجا گیا اور جس راہ کی طرف ہمیں بلاتے ہو اس میں ہمیں وہ شک ہے کہ بات کھلنے نہیں دیتا۔

تو تم مسلمانوں کو آثار اور مقامات مثلاً میدان احد، بدر، حدیبیہ، حنین اور احزاب وغیرہ کو دیکھنے سے کیوں منع کرتے ہو؟ حالانکہ ان کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ان خصوصی دنوں سے ہے جن میں اس نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اپنے صالحین کی مدد فرما کر شرک اور مشرکین کو شکست عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صاحب عقل و شعور بننے کی کوشش کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

۲۱۔ ناصر البانی جیسے ضدی کو شاہ فیصل کی طرح تم بھی دھتکار دو

تم نے ناصر البانی کو پناہ دے رکھی ہے اور تم اس کی مدد کرتے ہو، اس کی کتاب احکام الجنائز و بدعھا" کی اشاعت پر بڑے خوش ہو، جس میں اس نے اعلانیہ یہ کہا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار اقدس کو مسجد شریف سے نکال دو، تم نے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں اسے استاد اور اس کی مجلس اعلیٰ کا رکن بنا رکھا ہے۔

حالانکہ شاہ فیصل نے تو اسے ساتھیوں سمیت وہاں سے دھتکار دیا تھا لیکن تم نے اسے دوبارہ پھر وہی منصب دے دیا، اس کی فاسد کتب کی وہاں اجازت ہے حالانکہ ان میں عالم اسلام کے عظیم اہل علم پر سخت تنقید اور حملے ہیں، ان میں سے چند کے نام یہ ہیں، حجۃ الاسلام امام غزالی، شیخ عبدالفتاح ابوغدہ، شیخ محمد علوی مالکی، شیخ سعید حوی، شیخ ابوالحسن ندوی اور شیخ محمد رمضان البوطی۔ کہاں گیا عدل و انصاف؟

۲۲۔ تم اپنے پالتو گستاخ اولیاء عبدالرحمان عبدالخالق کی رسی سخت کرو۔

تم نے البانی کا شاگرد اور وکیل عبدالرحمن عبدالخالق کویت میں پال رکھا ہے، تمہارے ماننے والے اس کے پاس آکر اس کی کامل مدد کرتے ہیں، اس نے اپنی کتاب "فضائح الصوفیہ" میں تمام اولیاء و صلحاء پر شدید حملے کرتے ہوئے انہیں

گمراہ اور فرقہ باطنیہ کے زندیق قرار دیا ہے، اگر کوئی اس سے بچا ہے اور اس نے اس کی تعریف کی ہے تو وہ ابن تیمیہ، ابن رجب، ذہبی اور تمہارے معتمد مشائخ ہیں۔ صحیح حدیث قدسی میں ہے۔

من عادی لی ولیا فقد اذنته بالحرب — جس نے میرے کسی دوست سے دشمنی کی، میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں۔ (البخاری کتاب الرقاق)

اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ایسے عمل سے رک جاؤ۔

۲۳۔ مسجد نبوی شریف سے رنگ و روغن کے موقع پر نعتیہ اشعار مت مٹاؤ

تم ہر سال رنگ و روغن اور اضافہ کے موقعہ پر مسجد نبوی شریف کے مختلف گوشوں، دیواروں اور گنبدوں میں سے آثار اسلامیہ اور قصائد نعتیہ مٹا رہے ہو، تم نے قصیدہ بردہ از امام بوصیری کے متعدد اشعار کو وہاں سے مٹا دیا ہے، تم تو (حضرت عتبی کے واقعہ سے متعلق ان دو مشہور اشعار کو مٹانے پر تل گئے تھے جو مواجہ شریف میں تحریر ہیں جنہیں دیگر مفسرین کے علاوہ حافظ ابن کثیر نے بھی نقل کیا ہے۔

یا خیر من دفنت بالقاع اعظمه
فطاب من طيبهن القاع والاكم
نفسی الفداء لقبر انت ساكنه
فيه العفاف وفيه الجود والكرم

(اے وہ مبارک ہستی جس کا جسم اقدس یہاں مدفون ہے اس کی خوشبو سے کوہ و دمن مہک رہے ہیں، آپ کے مزار عالی پر میں قربان ہو جاؤں اس میں کس قدر پاکیزگی و طہارت اور جود و کرم ہی ہے۔)

اگر خادم حرمین شریفین شاہ فہد اس عمل سے تمہیں نہ منع کرتا تو تم کر گزرتے مگر اسے جب خبر پہنچی تو اس نے دوبارہ وہاں تحریر کا حکم دیا' یہ کس قدر بے وفائی ہے اپنے کریم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان واسطہ ہیں' تمہارے اور ان کے درمیان کون سا عذر ہے؟ تم تو اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کو بھول چکے ہو۔

والذین یؤذون رسول اللہ لھم عذاب الیم (التوبہ ۶۱)

اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

ان الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ و اعد لھم عذابا مھینا (الاحزاب' ۵۷)

بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو' ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۲۴۔ تم نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے روضۂ اطہر کو مسجد نبوی سے خارج کرنے کا مطالبہ اور گنبد شریف کو بدعت کہنے والے منحوس کو اعزاز اور ڈگری کیوں دی؟

تم نے مقبل بن ہادی الوادعی کو نوازا (جو اپنے مخالف علماء' امت کے صلحاء اور اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والے مبلغین پہ طعن اور ان کو گالیاں دینے میں خوب شہرت رکھتا ہے' اس پر اس کی کتب اور کیسٹ شاہد ہیں) اسے اجازت دی کہ وہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے ڈگری کے حصول کے لئے اس عنوان سے مقالہ لکھے "حول القبۃ المبنیۃ علی قبر الرسول صلی اللہ علیہ وسلم. اور اس کی نگرانی شیخ حماد انصاری نے کی۔ اس نے اس مقالہ میں بہانگ دہل لکھا۔ آپ صلی

اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کو مسجد نبوی سے خارج کیا جائے۔ اس نے یہاں قبر اور اس کے گنبد شریف کو بہت بڑی بدعت قرار دیتے ہوئے اس کے گرانے اور ازالہ کا مطالبہ کیا ہے اس پر تم نے اسے کامیاب قرار دے کر ڈگری عطا کر دی۔

کیا تم ان لوگوں کا احترام کرتے ہو جو رسول اسلام' اللہ کے حبیب' تمام کائنات کی رحمت اور اللہ تعالیٰ کے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دشمنی کریں؟

اس شخص کی غلط تربیت کی بنا پر اس کے سینکڑوں حامیوں نے چند سال پہلے یمن میں' عدن شہر میں صالحین کی قبور کو اکھاڑنے کا کام شروع کیا' ان میں صالحین کے سربراہ امام ربانی حبیب عید روس عدنی بھی تھے جو عدن و حضرموت کے لئے سراپا برکت ہیں' لیکن اللہ تعالیٰ نے ان ظالموں کے مکر و فریب کو نہ چلنے دیا اور دوبارہ ان کا مزار اور گنبد بنا دیا گیا' اس سے زمین میں فساد و فتنہ کھڑا ہو گیا۔ ان ظالموں نے کدال وغیرہ کے ساتھ قبور کو توڑا حتیٰ کہ اموات کی ہڈیاں نکال کر ان کی بے حرمتی کی' جس سے اس علاقے میں کہرام مچ گیا' ہمیں یہ بھی بتایا گیا کہ انہوں نے یمن میں کئی مقامات پر اس عمل میں گرنیٹ بھی استعمال کئے۔ یہ تمام کا تمام تمہارے اعمال نامہ میں محفوظ ہو رہا ہے۔

۲۵۔ شہر نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مدینہ منورہ کیوں نہیں مانتے؟

خادم حرمین شریفین شاہ فہد (اللہ تعالیٰ انہیں جزا خیر عطا فرمائے) کے حکم سے تم نے جو قرآن کریم کا نسخہ شائع کیا اس کا نام "مصحف المدینۃ النبویۃ" رکھا نہ کہ "مصحف المدینۃ المنورۃ" گویا تم مانتے ہی نہیں کہ مدینہ طیبہ بلکہ تمام دنیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور رسالت کی وجہ سے روشن و منور ہوئی' بہت ہی پہلے ہجرت کے موقعہ پر انصار کی بچیوں نے یہ کہتے ہوئے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش آمدید کہا تھا۔

طلع البدر علینا من ثنیة الوداع. وجب الشکر علینا ما دعا لله داع

ہم پر وداع کی گھاٹیوں سے چودھویں کا چاند طلوع ہوا جب تک اللہ کی طرف دعوت دینے والے موجود ہیں تا قیامت ہم پر شکر ادا کرنا لازم ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم بدر ہیں، قمر و نور ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

یا ایها النبی انا ارسلناک شاهدا و مبشرا و نذیرا و داعیا الی الله باذنه و سراجا منیرا۔ (الاحزاب)

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تجھے بھیجا۔ گواہ بنا کر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

قد جاء کم من الله نور و کتاب مبین یهدی به الله من اتبع رضوانه سبل السلام و یخرجهم من الظلمات الی النور باذنه و یهدیهم الی صراط مستقیم

(المائدہ، ۱۵، ۱۶)

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب، اللہ اس سے ہدایت دیتا ہے اسے جو اللہ کی مرضی پر چلا سلامتی کے راستے اور انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف لے جاتا ہے اپنے حکم سے اور انہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے۔

اکثر مفسرین کرام کی تفاسیر دیکھو انہوں نے آیت مبارکہ میں نور سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مراد لئے ہیں، یہاں ہم تم سے اس بات پر جھگڑا نہیں کر رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات شریفہ نور ہے بلکہ ہم تو یہ کہہ رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب، سنت اور ہدایت بصورت نور و رحمت لے کے

آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے۔

و یخرجهم من الظلمات الی النور باذنه و یهدیهم الی صراط مستقیم

(المائدہ، ۱۶)

اور انہیں اندھیروں سے روشنیوں کی طرف لے جاتا ہے، اپنے حکم سے اور انہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے۔

۲۶۔ کیا تمہارے نزدیک مسجد نبوی، حرم نہیں ہے؟

حرمین شریفین سے متعلقہ جو انتظامی کمیٹیاں ہیں ان کے ناموں پہ تم اصرار کرتے ہوئے مکہ شریف کے حوالے سے ریاستہ الحرم المکی اور مدینہ کے حوالے سے ریاستہ مسجد نبوی شریف کہتے ہو۔ ریاستہ الحرم النبوی شریف کہنے کے لئے تم تیار نہیں، اس طرح شاہراؤں پہ جو کتبے لگے ہیں ان میں بھی یہی فرق کرتے ہو، کیا وجہ؟ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کیوں حرم نہیں؟

اور یہ کیسے حرم نہ ہو؟ حالانکہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مدینہ کو حرم قرار دیا، حضرت عاصم بن سلیمان الاحول کا بیان ہے میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا۔

احرم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة؟

کیا رسول اللہ نے مدینہ کو حرم قرار دیا ہے؟

انہوں نے فرمایا، ہاں یہاں سے لے کر وہاں تک حرم ہے۔

جس نے اس میں کوئی بدعت ایجاد کی، اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی طرف سے لعنت ہو، اللہ تعالیٰ اس سے قیامت تک کوئی نفل و فرض قبول نہیں فرمائے گا، یہ بہت سخت وعید ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی دوسری روایت میں ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے حتیٰ کہ احد سامنے آیا تو فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، جب شہر مدینہ نظر آنے لگا تو فرمایا۔

فصل فی زیارة قبر الرسول صلی الله علیه وسلم — یہ فصل زیارت قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہے۔

مگر تم نے عنوان بدل کر لکھا۔

فصل فی زیارة مسجد رسول الله صلی الله علیه وسلم۔ (یہ فصل مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے بارے میں ہے۔)

۲۔ پھر فصل کی ابتداء اور انتہا سے متعدد سطور حذف کر دیں اور سارا حضرت عتبی کا واقعہ بھی حذف کر دیا' حالانکہ اسے امام نووی نے مکمل طور پر ذکر کیا تھا۔

یہ مصنف اور کتاب پر زیادتی و ظلم نہیں تو کیا ہے؟ جب محقق شیخ ارناؤوط سے اس سلسلہ میں رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا یہ تبدیلی و تحریف ناشرین کی ہے بندہ کے پاس ان کی تحریر موجود ہے۔

۳۔ تم نے حاشیہ صاوی علی جلالین سے وہ تمام عبارات حذف کر دیں جو تمہیں نہیں بھاتی تھیں۔

۴۔ تم نے فقہ حنفی کی مشہور کتاب حاشیہ ابن عابد بن شامی (فتاوی شامی) سے وہ فصل ہی خارج کر دی جو اولیاء' ابدال اور صالحین کے بارے میں تھی۔

۵۔ تم نے آخری طباعت میں فتاویٰ ابن تیمیہ سے دسواں حصہ حذف کر دیا کیونکہ وہ تصوف پر مشتمل تھا۔

۶۔ شیخ ابن باز (جو دارالافتاء کے سابقہ سربراہ تھے) نے یہ چاہا تھا کہ حافظ امام ابن حجر عسقلانی کی کتاب فتح الباری شرح البخاری میں جو اسے ناپسند ہے اس پر حواشی لکھ کر اس کا ازالہ کرے' اس نے معاونین سے مل کر تین اجزاء پر کام بھی کیا اس کے بعد وہ رک گیا' ان حواشی کے ذریعے اس نے بہت بڑے شر کا دروازہ کھولنے کی کوشش کی۔

یاد رہے کہ امام ابن حجر عسقلانی کے خلاف ایک نجدی نے مکمل کتاب

اللهم انی احرم ما بین جبلیها مثل ما حرم ابراهیم مکة اللهم بارک لهم فی مدهم و صاعهم — اے اللہ! میں تمام شہر کو حرم قرار دے رہا ہوں جیسا کہ ابراہیم نے مکہ کو حرم قرار دیا اے اللہ! اس کے مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

المدینة حرم فمن احدث فیها حدثا او اوی محدثا فعلیه لعنة الله و الملائکة و الناس اجمعین لایقبل منه یوم القیامة عدل ولا صرف (المسلم' باب فضل المدینة) — مدینہ تمام کا تمام حرم ہے جس نے اس میں بدعت ایجاد کی یا کسی بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ' ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت اور اس سے اللہ تعالیٰ کوئی نفل و فرض قبول نہیں فرمائے گا۔

۲۷۔ اکابرین کی کتب میں علمی خیانت اور تحریف بند کی جائے۔

تمہارا یہ بھی پسندیدہ معمول و طریقہ ہے کہ وہ کتابیں جو مسلمانوں کا قیمتی و علمی سرمایہ و ورثہ ہیں' لوگوں کی ضرورت کی وجہ سے تم ان پر اپنے ملک میں پابندی عائد تو نہیں کر سکتے' لیکن ان میں جو چیز تمہیں پسند نہیں اسے حذف کر دیتے ہو یا اس میں تحریف و خیانت کر دیتے ہو' حالانکہ یہ سلف صالحین' مصنفین کی آراء پر شرعی اور قانونی ایسا ظلم و زیادتی ہے جس کے ازالہ و بدلہ کی تمہیں دنیا میں طاقت تو کہاں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں آخرت میں بھی نہیں کر سکو گے۔

حذف و تحریف کے چند مقامات ملاحظہ بھی کر لو

۱۔ امام محی الدین النووی کی الاذکار' ۱۴۰۹ میں دارالہدیٰ ریاض سے عبدالقادر ارناؤوط شامی کی تحقیق سے شائع ہوئی صفحہ ۲۹۵ پر امام نے عنوان قائم کیا تھا۔

لکھی جس کا نام "الاخطاء الاساسیہ فی توحید الالوہیۃ الواقعۃ فی فتح الباری" ہے

۷۔ ابوبکر جزائری کو کھڑا کیا گیا کہ وہ قرآن کریم کی ایسی تفسیر لکھے . جو جلالین کے متبادل ہو اور لوگوں کو شبہ میں ڈالتے ہوئے کہا جائے کہ یہ وہی (جلالین) ہے تاکہ اسے لوگوں میں مقبول کیا جاسکے۔

۲۸۔ خواتین اور محارم

مسجد نبوی شریف میں تم عصمت اور دینی غیرت کے نام پر خواتین کو محارم سے جدا کر دیتے ہو، حالانکہ خواتین کے داخل ہونے والے دروازوں پر تم نے مرد ہی کھڑے کئے ہوتے ہیں کیا وہ دوسروں سے ہر معاملہ میں معصوم ہیں؟ ایسے ہی تم نے دوران طواف مرد کھڑے کئے ہوتے ہیں جو خواتین کو تکتے ہوئے کہتے ہیں چہرہ ڈھانپ لو حالانکہ جمہور علماءِ امت کا یہ فیصلہ ہے کہ اس عمل (طواف) کی ادائیگی کے وقت چہرہ کا ننگا رکھنا لازم ہوتا ہے۔

۲۹۔ حرم میں گرفتاری

تم ان پر معترض نہیں ہوتے جو حرم مکی میں لوگوں کو پریشان و تنگ کر رہے ہوتے ہیں بلکہ ان کے ساتھ جھگڑ رہے ہوتے ہیں، اگر کسی کے پاس کاغذات نہ ہوں تو گرفتار کرلیتے ہیں یہ عمل اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے خلاف ہے۔

ومن دخله كان امنا — اور جو اس میں داخل ہو گیا اس نے امن پالیا۔ (آل عمران، ۹۷)

پھر یہ چیز وہاں معتکفین، نمازیوں اور طواف کرنے والوں کے سکون و اطمینان کو برباد بھی کرتی ہے۔

۳۰۔ حرام کار کی ذمہ داری

تمہارے ہاں کسی بھی مسلمان زائر و اجنبی مرد و عورت کو نکاح کی اجازت نہیں

جب تک ان کے پاس دائمی اقامہ نہ ہو۔ یہ سراسر بدعت و ظلم ہے۔ اگر وہ آپس میں حرام کا ارتکاب کریں گے تو اس کا گناہ تمہارے ذمہ ہی ہو گا۔

۳۱۔ علماء طلباء کے بارے میں حسن ظن

تم جامعات سے فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ کی اسناد پر مہر ثبت نہیں کرتے جب تک تم اس کا اس میں امتحان نہ لے لو جو تم نے "العقيدة الصحيحة" کے نام سے بنا رکھا ہے تم اس پر اکتفا کیوں نہیں کرتے کہ یہ مسلمان موحد ہے، تمہارا یہ عمل سرار تعصب اور گھناؤنا عمل ہے۔

۳۲۔ دفاع کا حق

جب کوئی تمہارے ساتھ کسی بھی موضوع یا مسلک فقہی یا عقیدہ میں اختلاف کرتا ہے تم فی الفور اس کے خلاف کتاب لکھ دیتے ہو اس کی مذمت کرتے ہوئے اسے بدعتی اور مشرک قرار دے دیتے ہو اور پھر اسے اپنے دفاع کا یا اس سے برأت کا حق بھی نہیں دیتے جیسا کہ شیخ محمد مالکی مکی، شیخ ابو غدہ، شیخ محمد علی صابونی، اور کثیر علماء کے ساتھ تم نے کیا۔

۳۳۔ بقیع کا مقفل کرنا

تم نے ایک بہت بڑی بدعت کو ایجاد کیا حتی کہ تمہارے پہلوں نے بھی ایسا نہیں کیا وہ یہ ہے کہ تم بقیع شریف کو مقفل رکھتے ہو، وہاں تدفین سے منع کرتے ہو۔

شاہ فہد کا کارنامہ

تم نے لوگوں کو بقیع میں داخل ہونے اور وہاں آل اطہار، صحابہ، تابعین اور دیگر صالحین کی زیارت سے منع کر دیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہاری تمام کوشش و محنت پر پانی پھیر دیا، مبارک باد کا مستحق ہے وہ جس نے یہ بات خادم حرمین

شریفین شاہ فہد کو پہنچائی تو انہوں نے تمہارے عزائم کو خاک میں ملا دیا بلکہ بقیع شریف کی توسیع کا حکم دے دیا تاکہ تمہارے پاس انکار کے لئے یہ دلیل ہی نہ رہے کہ یہاں مسلمان اموات کے لئے جگہ ہی نہیں۔

۳۴۔ سیدہ کے مکان کی جگہ بیت الخلاء

تم خوش ہوئے اور معارضہ نہ کیا جب ام المومنین' رسول رب العالمین کی پہلی زوجہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا وہ مکان گرایا گیا جو اللہ رب العزت کی طرف سے وحی کا اولین مرکز تھا' تم صرف اس کے گرانے پر ہی خاموش نہیں رہے بلکہ اس پر خوش ہو کہ مکان گرانے کے بعد وہاں وضو خانہ اور بیت الخلاء بنا دیئے گئے۔

اللہ تعالیٰ کا خوف کہاں گیا؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیا کہاں گیا؟

۳۵۔ تم نے ولادت نبوی کی جگہ منہدم کر کے چوپائے کیوں باندھے؟

تم نے پہلے بھی اور اب بھی تمہارا ارادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بقیہ آثار کو بھی ختم کر دیا جائے' اب وہ مبارک ٹکڑا ہی رہ گیا ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارک ہوئی تھی تم نے اسے پہلے گرایا تھا اور وہاں چوپاؤں کی منڈی و بازار بنا دیا تھا پھر کچھ نیک دل لوگوں نے اسے مکتبہ کی صورت میں قائم کر دیا اب تم اسے شر' تہدید اور انتقام کی نظروں سے دیکھتے ہو۔ اور انتظار میں ہو اس پر کوئی آفت کب آئے گی اور چند سال پہلے تمہارے علماء نے ایک قرار داد منظور کر کے مطالبہ کیا تھا کہ اسے گرا دیا جائے۔ (میرے پاس وہ کیسٹ موجود ہے)

ہاں خادم حرمین شریفین شاہ فہد جو نہایت عقلمند' صاحب حکمت اور امور کے انجام سے واقف ہیں انہوں نے تمہارے مطالبہ کو ٹھکرا دیا اور اسے منجمد کر دیا۔

ہائے افسوس اس قدر بے ادبی اور بے وفائی اس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے تمہیں اور تمہارے اجداد کو تاریکیوں سے نور کی طرف نکالا' ہائے افسوس کس قدر بے حیائی ہے اس دن سے جب حوض کوثر پہ حاضر ہوں گے' کس قدر بدبختی و شقاوت ہے کہ یہ فرقہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند کر رہا ہے خواہ قول سے یا عمل سے اور اسے حقیر جانتے ہوئے ان کے آثار مٹا دیتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا قرآن میں حکم ہے۔

واتخذوا من مقام ابراہیم مصلّٰی

اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔

اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کو حضرت طالوت' حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ احسان جتاتے ہوئے فرماتا ہے:

وقال لھم نبیھم ان ایۃ ملکہ ان یاتیکم التابوت فیہ سکینۃ من ربکم و بقیۃ مما ترک ال موسٰی و ال ہارون تحملہ الملائکۃ ان فی ذلک لایۃ لکم ان کنتم مؤمنین

اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں بے شک اس میں بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر ایمان رکھتے ہو۔

(البقرہ' ۲۴۸)

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ آیت مذکورہ میں بقیہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی چھڑی اور ان کے نعلین مبارک ہیں۔ الخ

اور تم چاہتے ہو تو بخاری شریف کے ان ابواب کی احادیث صحیحہ پڑھو جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار اور ان کے بارے میں صحابہ کرام کے اہتمام کا ذکر موجود ہے جس کا دل ہو گا یا وہ سننے سمجھنے کے لئے متوجہ ہو گا اس کے لئے یہ

احادیث ہی کافی ہوں گی، عقلمند اور تدبر کرنے والوں کے لئے اس سے زیادہ کی ضرورت نہ ہو گی۔

۳۴۔ کیا تم مجتہد مطلق کا مقام رکھتے ہو۔؟

تمہارے اسلاف مذہبًا حنابلہ تھے وہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے تبع اور مقلد تھے۔ ابتداءً ابن تیمیہ، ابن قیم، ابن رجب، ابن عبدالهادی اور ابن قدامہ قدسی، درمیان میں زرکشی، مرعی بن یوسف، ابن ھبیرہ، حجاوی، مرداوی، بعلی، بھوتی، ابن مفلح، آخر میں محمد بن عبدالوہاب اور اس کی اولاد، مفتی محمد بن ابراہیم اور ابن حمید وغیرھم۔

لیکن تم نے اس مذہب کو اٹھا کر پھینک دیا اور کہا ہم تو سلفی ہیں، عبدالعزیز بن باز (جو فتویٰ و ارشاد کا سربراہ ہے) اس نے مجلہ سعودیہ میں کہا کہ میں مذہب و فقہ حنبلی کا التزام اور اس پر اعتماد نہیں رکھتا۔

تم تو صرف کتاب و سنت کا ہی التزام کرتے ہو، سبحان اللہ تعالیٰ کیا امام احمد اور دیگر آئمہ کتاب و سنت کا ہی التزام نہیں کرتے تھے؟ کیا تم اور تمہارا شیخ اور متبعین مجتہد مطلق کا درجہ رکھتے ہو اور ایسے امام کا مقام رکھتے ہو جو فقط اپنی رائے پر ہی چلے اور کسی سابق کی اتباع اور تقلید نہ کرے، اگر تم یہ زعم رکھتے ہو تو ہم تمہیں بطریق نصیحت و خیرخواہی کہتے ہیں کہ اس سے باز آجاؤ ہم ایسے غرور اور دعویٰ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں، ہم اس زمانہ سے پناہ چاہتے ہیں جس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ان کلمات مبارکہ میں ارشاد فرمایا۔

ان بین الساعۃ ایاما ینزل فیھا الجھل و یرفع فیھا	قیامت سے پہلے ایسے دن آئیں گے جب جہالت عام ہو جائے گی۔ علم اٹھ جائے گا

...م ۔ یکثر فیھا الھرج	اور قتل کثرت سے ہوں گے۔

(...ی باب ظھور الفتن،
المسلم، باب ... العلم)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا۔

ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من العباد و لکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالما اتخذالناس رؤسا جھالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا!	اللہ تعالیٰ بندوں سے علم نہیں چھینے گا ہاں علماء کو اٹھالیا جائے گا، حتیٰ کہ کوئی عالم باقی نہیں رہے گا لوگ جھال کو سربراہ بنالیں گے اور ان سے مسائل دریافت کریں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

(البخاری، باب کیف یقبض العلم۔ المسلم، باب رفع العلم)

۳۷۔ اکابر پر حملے

تم نے چھوٹے چھوٹے لڑکوں اور بے وقوفوں کو امت کے جلیل القدر آئمہ اور اسلاف پر حملوں کی اجازت دے رکھی ہے ان میں سے حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، تم نے محمود حداد کی ایسی کتاب شائع کرنے میں مدد دی، وہ کہتا ہے کہ میں نے احیاء علوم الدین میں حافظ عراقی اور زبیدی کے تخریجی کام کو یکجا کر دیا ہے اس کتاب کا مقدمہ پڑھو اس نے امام غزالی کو گمراہ اور کبائر کا مرتکب قرار دیا ہے۔

اس طرح تمہارے وسائل سے ایسی کتب شائع ہوئی ہیں جس میں امام ابوالحسن اشعری اور ان کے متبعین پر طعن ہے حالانکہ کئی صدیوں سے وہ امت کا سواد اعظم ہیں

لیکن تم نے انہیں گمراہ اور گمراہ کن قرار دے دیا' اپنے بحوث اسلامیہ کے رسائل کی طرف رجوع کرو' اسی طرح سفر حوالی کی منہج اھل السنۃ و الجماعۃ اور دیگر کتب میں دیکھ لو۔

اس بارے میں' میں نے خود شیخ عبداللہ عبدالمحسن الترکی وزیر اوقاف کو بعض شمارے دکھائے لیکن کوئی تبدیلی نہ آئی۔

۳۸۔ حکمرانوں کی خیرخواہی کیوں نہیں؟

تم نے امراء' حکام اور صاحب منصب لوگوں کے لئے مسلمانوں کی نصیحت پر پابندی عائد کر رکھی ہے جو اس کے خلاف کرے گا اس کی معصیت کا تم نے فتویٰ دے رکھا ہے' حالانکہ اس وقت مسلمان اور ان کے حکام وعظ اور اچھی نصیحت کے بہت ہی ضرورت مند ہیں' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں اس ذات اقدس پر جس نے فرمایا۔

الدین النصیحۃ قلنا لمن قال لله ولکتابه و لرسوله و للائمة المسلمین و عامتهم
(المسلم' ۵۵)

دین سراپا خیرخواہی ہے' ہم نے عرض کیا کس کی خیرخواہی؟ فرمایا اللہ کی' اس کی کتاب کی' اس کے رسول کی' آئمہ مسلمین کی اور تمام مسلمانوں کی۔

خمینی والا عمل

۳۹۔ ایرانی رہنما خمینی اور اس کے ساتھیوں نے اس آیت مبارکہ کے تحت اپنے مخالفین پر حجت شرعیہ قائم کرتے ہوئے ان کی موت کا فتویٰ جاری کیا۔ تم نے اس پر لعن و طعن کیا۔

انما جزاء الذين يحاربون الله و رسوله و يسعون فی الارض فسادا ان يقتلوا او يصلبوا او تقطع ايديهم و ارجلهم من خلاف او ينفوا من الارض ذلک لهم خزی فی الدنيا ولهم فی الاخرة عذاب عظيم۔
(المائدہ' ۳۳)

وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کئے جائیں یا سولی دیئے جائیں یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا زمین سے دور کر دیئے جائیں یہ دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

پھر تم نے خود اپنے دشمنوں' مسافروں اور کمزور لوگوں کے لئے اسی آیت کو حجت بنایا (اگرچہ وہ قطرۂ ہیروئن کا ہی ہو) اس پر قتل کا حکم جاری کیا جاتا ہے۔ اور میں نے نہیں سنا کہ تم نے اس معاملہ میں مجمع الفقہ الاسلامی جدہ یا جامعہ ازہر اور اکابر علماء سے اس بارے میں کوئی فتویٰ لیا ہو' تم ان قانیوں کی طرح بھول ہی گئے ہو جن کے بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اقيلوا ذوی الهيئات عثراتهم الا فی الحدود

باعزت لوگوں کی لغزشوں سے در گزر کیا کرو ماسوائے حدود کے

(ابوداؤد' کتاب الحدود - مسند احمد' ۶-۱۸۱)

انہی سے یہ بھی مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ادرؤ الحدود عن المسلمين ما استطعتم فان کان له

حتی الوسع مسلمانوں سے حدود ساقط کرنے کی کوشش کرو اگر کوئی صورت

مخرج فخلوا سبیله فان الامام ان یخطی فی العفو خیر ان یخطی فی العقوبة (الترمذی، کتاب الحدود)

خلاصی کی نکلے تو اسے چھوڑ دو کیونکہ حکمران کا معافی میں غلطی کر جانا بہتر ہے اس سے کہ وہ سزا دینے میں غلطی کرے۔

حافظ ابن حجر نے تلخیص الحبیر (۴ = ۵۶) میں کہا امام بخاری فرماتے ہیں اس مسئلہ میں سب سے اہم روایت یہ ہے جسے سفیان ثوری نے عاصم سے انہوں نے ابووائل سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔

ادرؤا الحدود بالشبهات ادفعوا القتل عن المسلمین ما استطعتم

شبہات کی وجہ سے حدود کو ساقط کر دیا کرو اور حتی الوسع مسلمانوں سے قتل کی سزا دور رکھو۔

یہ حضرت عقبہ بن عامر اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہما سے موقوفاً بھی روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بطور موقوف اور منقطع طور پر مروی ہے، محمد بن حزم نے کتاب الایصال میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سند صحیح کے ساتھ موقوفاً بیان کیا، ابن ابی شیبہ نے حضرت ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

لان اخطی فی الحدود بالشبهات احب الی من ان اقیمها بالشبهات:

مجھے شبہات کی وجہ سے حدود کے ساقط کرنے میں خطا کرنا اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں انہیں شبہات کی وجہ سے قائم کروں۔

یہ شیخ حارثی کی مسند ابی حنیفہ میں بطریق مقسم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے۔

تم سب نے سچے اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی کو پس پشت ڈال چکے ہو۔

من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا و من احیاها فکانما احیا الناس جمیعا (المائدہ، ۳۲)

جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کئے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا اور جس نے ایک جان کو زندہ رکھا اس نے گویا سب لوگوں کو زندہ رکھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

اول ما یقضی بین الناس یوم القیامة فی الدماء

روز قیامت سب سے پہلے خون اور قتل کے بارے میں حساب ہو گا۔

(مسند احمد، ۱ = ۳۸۸، ترمذی، ۱۳۶۹)

اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور حق کے سوا کسی محترم نفس کو قتل نہ کرو۔ روز قیامت افسوس اور حسرت کے اسباب سے بچنے کی کوشش کرو۔

۴۰۔ تمہاری متشدد آراء کی وجہ سے نوجوان نسل برباد ہوئی

تمہاری متشدد آراء کی وجہ سے جہیمان عتیبی، مقتول حرم مکی اور ان کی جماعت پیدا ہوئی کیونکہ تمہارا اور ان کا شیخ ایک ہی ہے ان کا رہنما بھی وہی ہے جس کی طرف وہ اور شیخ اور جزائری رجوع کرتے ہیں اور وہ تمہاری زیر نگرانی حرم میں کام کرتے تھے، مسلمانوں کو تنگ و پریشان کرتے، انہیں ڈانٹ پلاتے اور جھڑکتے، جب ان کی طاقت قوی ہوگئی اور ان کے ہاتھ لمبے ہو گئے تو انہوں نے پھر وہی کیا جو تمہارے سامنے ہے، ان میں کچھ قتل ہوئے کچھ زخمی اور کچھ قید، اب تم کہتے ہو ہمارا ان سے اور ان کے عمل سے کوئی تعلق نہیں حالانکہ ان کی کتب اور رسائل اس پر سب سے بہتر شاہد ہیں کہ وہ تمہاری ہی آراء سے بدمست ہوئے انہیں سے وہ متاثر ہو کر یہاں تک پہنچے تم ان آراء کو کتاب و سنت کا نام دیتے ہو، ڈرو اللہ تعالیٰ سے جس کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے۔

۴۱۔ تم نے صوفیا اشاعرہ اور ماتریدیہ کو کافر کہا

حالانکہ یہ تمام امت کا سواد اعظم ہیں پھر اخوان المسلمین، تبلیغی جماعت اور دیگر اصحابِ دعوت و فکر کو کافر بنا رہے ہو کیا اپنے علاوہ تم کسی کو مسلمان چھوڑو گے بھی؟

۴۲۔ مجالس ذکر و علم ویران ہو گئیں

اب درس ہے تو تمہارا' مذہب ہے تو تمہارا' وعظ ہے تو تمہارا' دعوت کا کام کرنے والے بھی فقط تمہارے ہی ہیں' اس سے مجالس علمیہ' وعظ کے اجتماعات' دروس قرآن کے حلقے اور مجالس ذکر کی محافل ویران ہو گئیں۔ تم کل قیامت کو اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا جواب دو گے؟ جس دن فرمان ہو گا۔

وقفوھم انھم مسؤلون — اور انہیں ٹھہراؤ'ان سے پوچھنا ہے۔

(الصافات' ۲۴)

۴۳۔ امام غزالی اور امام اشعری کی تکفیر

تم نے شیخ ابن عربی کو کافر کہا' پھر حجتہ الاسلام امام غزالی کو اور پھر امام ابوالحسن اشعری کو کافر قرار دے دیا' اس کے بعد تم نے کہا نہ حسن البنا شہید ہیں اور نہ قطب بلکہ افغانستان میں جہاد کرنے والے بھی شہید نہیں کیونکہ ان کا عقیدہ صحیح نہیں بلکہ وہ تو حنفی مقلد ہیں جن کا ہلاک ہو جانا ہی بہتر ہے' اب صرف تم ہی ناجی (فرقہ) ہو' تم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی پس پشت ڈال دیا جو حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔

اذا قال الرجل ھلک الناس فھو اھلکھم — جب آدمی یہ کہے تمام لوگ ہلاک ہو گئے تو سمجھو وہ ان سب سے زیادہ برباد ہونے والا ہے۔

(المؤطا' ۶۰۹' مسند احمد' ۲:۲۷۲)

۴۴۔ تم نے حضور ﷺ سے جفا کا سبق دیا۔

تم نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مدینہ منورہ میں یونیورسٹی قائم کی' جس کا نام جامعہ اسلامیہ ہے' عوام اور علماء خوش ہوئے اور ان کی اولاد یہ ذہن لے کر جامعہ کی طرف بڑھی کہ یہاں سے ہمیں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ان کی آل اطہار' صحابہ اور تابعین .... کی محبت و اتباع میں اضافہ نصیب ہو گا۔ لیکن جب انہوں نے تم سے پڑھا۔ تم نے انہیں جفا کا سبق دیا۔

پھر تم نے طلبہ میں سے ایک کو دوسرے پر جاسوس بنایا تاکہ ان طلبہ کے بارے میں اطلاع دیں جن کا نام تم نے قبورین (قبر پرست) رکھا ہوا ہے' یعنی وہ طلبہ جو اکثر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری اور سلام عرض کرتے ہیں حتی کہ تم انہیں جامعہ سے نکال پھینکتے ہو' ہاں جو تمہاری مان لے اور تابعداری کرے پس وہی صادق و امین ٹھہرتا ہے۔

علماء یا ٹائم بم

جامعہ میں سے جو تمہاری آراء سے معمور ہو کر فارغ ہوتے ہیں تم انہیں اپنے اپنے علاقوں میں داعی بنا کر بھیجتے ہو تاکہ وہ واپس جا کر اپنے آباء و اجداد اور لوگوں سے تجدیدِ اسلام کروائیں کیونکہ وہ تمہارے خیال میں کافر و گمراہ ہوتے ہیں' تم ان پر مالی وظائف اور لٹریچر کی بھرمار کر دیتے ہو' اس سے وہاں ایک قیامت برپا ہو جاتی ہے' ان طلبہ اور ان کے آباء' علماء و صلحا اور سابقہ اساتذہ کے درمیان عداوت و مخالفت کی جنگ شروع ہو جاتی ہے۔ گویا وہ ٹائم بم بن کر واپس ہوتے ہیں۔

تم ان طلبہ کے اذہان بلاد اسلامیہ کے مسلمانوں کے خلاف سوءِ ظن اور حسد و کینہ سے بھر دیتے ہو خصوصاً افریقہ اور ایشیا کے مسلمانوں میں افتراق و انتشار کے کئی معرکے گرم ہو چکے ہیں بلکہ یہ معاملہ تو ان ریاستوں تک جا پہنچا ہے جو روس سے ابھی آزاد ہوئی ہیں اور یہاں مسلمان اقلیت میں ہیں مثلاً یورپ'

[illegible] مزارات ڈھائے جا رہے ہیں

امریکہ' آسٹریلیا اور دیگر علاقوں میں وہاں بھی یہی خطرناک صورت حال بن چکی ہے' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہی فریاد ہے۔

۴۵۔ تمام صوفیاء مشرک و کافر

ابن تیمیہ' ابن قیم بلکہ ان سے پہلے بھی کسی نے یہ نہیں کہا کہ تمام صوفیاء مشرک ہیں بلکہ انہوں نے تو یہ کہا کہ صوفیاء کرام میں سے بعض مقام صدیقین پر پہنچے ہوئے ہیں' اگر تم نہیں مانتے تو ذہبی' ابن رجب' فتاویٰ ابن تیمیہ اور مدارج السالکین از ابن قیم اور دیگر کتب کا مطالعہ کر کے ملاحظہ کرو' لیکن تم تو تمام صوفیاء کو کافر قرار دیتے ہوئے انہیں بدعتی و مشرک کہتے ہو۔

یہ بات تمہارے احباب اور تلامذہ نے کہی ہے مثلاً عبدالرحمن عبدالخالق' جزائری' زینو' دمشقی' البانی' مقبل وداعی' اور ان کی پارٹی کے دیگر لوگ ہر وقت یہی کہہ رہے ہیں۔

کیا تمہاری یہ آراء سلف صالحین کے تابع ہیں؟ یا تم ان میں منفرد اور انہیں ایجاد کرنے والے ہو' کیا اس کے بعد تمہارا اپنے آپ کو سلفی کہلانے کا جواز باقی رہ جاتا ہے حالانکہ تم سے پہلے کسی سلفی نے ایسے ظلم کا ہرگز ارتکاب نہیں کیا؟

۴۶۔ یہ سب کچھ ابن باز اور ابن عثیمن کے کرتوت ہیں

یہ مخفی وبا امریکہ اور یورپ میں پہنچ چکی ہے وہاں مسلمانوں کے مدارس اور مساجد میں جھگڑے پیدا ہو چکے ہیں یہ سب کچھ ابن باز اور ابن عثیمن کے تابع ہے' صوفیاء اور اہل ذکر کو کافر قرار دیا جا رہا ہے۔ کسی کو اشعری کہہ کر' کسی کو ماتریدی کہہ کر اور کسی کو دیوبندی اور بریلوی کہہ کر آپس میں لڑ رہے ہیں ایک دوسرے کے پیچھے نماز حرام' رشتہ داری اور نکاح حرام بلکہ دین کی بنیادوں کو ہلایا جا رہا ہے' امریکہ میں میری موجودگی میں ایک خطیب کو خطبہ سے صرف اس لئے منع کر دیا گیا کہ وہ صوفی ہے وہاں نمازیوں کے درمیان وہ جھگڑا ہوا کہ توبہ توبہ' اس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جس کا مبارک فرمان ہے۔

وتوبوا الی اللہ جمیعا ایھا المؤمنون لعلکم تفلحون (النور' ۳۱)	اور اللہ کی طرف سے توبہ کرو۔ اے مسلمانوں سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

۴۷۔ قتل و غارت کا بازار

یہاں تو قتل و غارت کا بازار گرم ہے (حالانکہ اسلام سراپا سلامتی اور صلح کا پیغام ہے) اور مسلمانوں کی خونریزی کی جرات خصوصاً جزائر' مصر یا حرم مکی میں وقوع پذیر واقعات یہ تمام کے تمام' تمہارے فارغ التحصیل تلامذہ' تمہاری آراء وفکر' تمہاری کتب و مطبوعات کے مطالعہ کا نتیجہ ہیں جن کی بنیاد ہی مسلمانوں کے ساتھ سوء ظن' ان کو کافر مشرک اور بدعتی قرار دینا ہے۔

تم خود غور کرو' اور لوگ بھی تحقیق کریں اور دیکھیں ان متشددین میں کوئی صوفی یا ازہری یا اشعری یا آئمۂ اربعہ مجتہدین کی تقلید کرنے والا ہے؟

تم نے انہیں کھلا چھوڑ کر خود خاموشی اختیار کر رکھی ہے' چپ کا روزہ رکھا ہوا ہے۔ انہیں تم کوئی نصیحت نہیں کرتے' اب بتاؤ کھلی گمراہی میں کون ہے۔؟

۴۸۔ معتزلہ کی تہمت

تم اپنے مخالف مسلمانوں پر فرقہ جہمیہ یا معتزلہ ہونے کی تہمت لگاتے ہو حالانکہ تم خود جہمیہ ہو اور ان کے ساتھ عقائد میں تم متفق ہو اور حق یہ ہے کہ تم معتزلہ ہو کیونکہ تم ان کی طرح' ولایت' اولیاء' کرامت اور حیات موتیٰ کا انکار کرتے ہو' اسی طرح دینی امور غیبیہ میں عقل کا ہی فیصلہ مانتے ہو۔

قدیمی محاورہ مشہور ہے۔

رمتنی بدائھا وانسلت	اس عورت نے بیماری بھی لگا دی اور خود جدا ہو گی۔

کسی شاعر نے خوب کہا۔

لا تنه عن خلق و تأتی مثله
عار علیک اذا فعلت عظیم

(اس کام سے، مت منع کر جس کو تو خود بجالا رہا ہے اس قدر برائی پر تجھے عار ہونی چاہیے)

کیا تم حق سننے کے لئے تیار ہو؟

۴۹۔ طریقۂ خوارج

تمہارا طریقہ و عمل خوارج والا ہے۔ جب تمہارے پاس کوئی مسلمان خصوصاً طالب علم آتا ہے تو تم اس کے عقیدہ پر بات کرتے ہو کیا وہ صحیح ہے یا نہیں؟ اس سے سوال کرتے ہو فلاں کے بارے میں تیری کیا رائے ہے؟ اس بارے میں .... اور اللہ تعالی کہاں ہے؟ حالانکہ مسلمان کے بارے میں حسنِ ظن سے کام لینا چاہیے۔

خوارج بھی تو ایسا ہی کیا کرتے تھے جب ان کے پاس کوئی مسلمان موحد آتا یا ان کے پاس سے گزرتا تو وہ اس سے سوال کرتے اگر ان کے مخالف ہوتا تو وہ اسے قتل کر دیتے، رہا کوئی مشرک یا کافر تو اس سے نرمی و لطف سے پیش آتے اور یہ آیات مبارکہ تلاوت کرتے۔

وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلام الله ثم ابلغه ما منه ذلک بانهم قوم لا یعلمون (التوبة ۶)

اور اے محبوب: اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دو کہ وہ اللہ کا کلام سنے پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دو اس لئے کہ وہ نادان لوگ ہیں۔

افنجعل المسلمین کالمجرمین مالکم کیف تحکمون (القلم ۳۵،۳۶)

کیا ہم مسلمانوں کو مجرموں کا سا کر دیں، تمہیں کیا ہوا کیسا حکم لگاتے ہو۔

۵۰۔ دروس پر پابندی

حرم مکی میں چاروں مذاہب (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) کے منبر تھے، تم نے تمام کو گرا دیا پھر تدریس کے لئے متعین نشستیں تھیں تم نے ان کو بھی منع کر دیا۔

ڈاکٹر مالکی پر پابندی

ان میں آخری نشست ڈاکٹر سید محمد بن علوی مالکی کی تھی جنہوں نے اپنے والد اور دادا کے بعد اسے زندہ رکھا، لیکن تم انہیں دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ تم نے حوار مع المالکی میں ان پر گمراہی اور اعلانیہ کفر کی تہمت لگائی اگر اللہ تعالی کی مدد میرے شامل حال نہ ہوتی، جبکہ میں نے ان کا دفاع کرتے ہوئے "الرد المنیع" تحریر کی اسی طرح دیگر اہل علم نے اپنی اپنی کتب کے ذریعے ان کا دفاع کیا اور خادم حرمین شریفین شاہ فہد نے مداخلت کرتے ہوئے ان کی حفاظت کی ورنہ اب تک وہ خبرِ ماضی بن چکے ہوتے۔

شیخ عبدالرحمن پر پابندی

اسی طرح حرم نبوی شریف میں مذاہب اربعہ کے علماء درس دیا کرتے ان میں آخری شیخ عبدالرحمن الجہنی شافعی ہیں جن کی کتاب "قطف الثمار فی احکام الحج و الاعتمار" ہے تم نے ان کو روکتے ہوئے کہا جب تک ابن باز کی طرف سے اجازت نامہ نہیں لاؤ گے تم یہاں درس نہیں دے

سکتے لیکن ابن باز نے اجازت نامہ نہ دیا تو وہ بھی روک دیئے گئے۔

شیخ عبداللہ پر پابندی

انہی میں سے صاحب تقویٰ علامہ مفتی شیخ عبداللہ سعید بن لحجی شافعی رحمتہ اللہ علیہ ہیں، تمہارے مقرر کردہ جاسوس نے انہیں درس سے روک دیا، شیخ کے دوبارہ درس شروع کروانے کے لئے ابن باز سے بار بار کہا گیا مگر ناکامی ہوئی، ان کے دروس نافعہ سے طلبہ محروم کر دیئے گئے۔

شیخ اسماعیل پر پابندی

ان سے پہلے علامہ محقق شیخ اسماعیل عثمان زین شافعی رحمتہ اللہ علیہ کو نہایت تنگ کر کے ان کا درس روک دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہی تم سے حساب لینے والا ہے۔

اس طرح حرمین شریفین میں مذاہب اربعہ کی تدریس کا سلسلہ بند کر دیا گیا، حالانکہ یہ خیر القرون تابعین اور تبع تابعین کے دور سے جاری و ساری تھا بلکہ تمہارے اسلاف نے جب حجاز پر قبضہ کیا تو اس کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری ہی رہا، اب تم نے جزائری، اس کے سر اور اس قسم کے دیگر لوگوں کو وہاں کھلا چھوڑ رکھا ہے جو مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس میں بار بار اور گلا پھاڑ پھاڑ کر اعلانیہ کہتے ہیں، حضور کے والدین آگ میں ہیں۔

انا للہ و انا الیہ راجعون،
ولاحول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم و حسبنا اللہ
و نعم الوکیل

حالانکہ مقتدر اہل علم و فضل خصوصًا امام سیوطی نے حضور کے والدین کی شان و ایمان پر مستقل کتب تصنیف کیں ہیں۔ موصوف کے اس موضوع پر

سات رسائل ہیں ان تمام کا ترجمہ مفتی محمد خان قادری نے کیا ہے)

یہ اللہ رب العزت کے ہاں سب کچھ تمہارے حساب و ذمہ میں ہے جس کا ارشاد گرامی یہ ہے

ان الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ وا عدلھم عذابا مھینا (الاحزاب)

بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

والذین یؤذون رسول اللہ لھم عذاب الیم (التوبہ ٦١)

اور وہ لوگ جو ایذا دیتے ہیں اللہ کے رسول کو ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

۵۱۔ یہ آثار مٹا دیئے

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی قباء کے علاقہ میں آپ تشریف فرما ہوئے وہاں کی مسجد کے بارے میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم احق ان تقوم فیہ، فیہ رجال یحبون ان یتطھروا واللہ یحب المطھرین (التوبہ ۱۰۸)

(بے شک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے وہ اس قابل ہے کہ تم ان میں کھڑے ہو، اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں۔)

۱- اس مسجد قبا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے پاؤں کا نشان تھا جس کی زیارت کا ہم نے قریبی وقت میں شرف پایا تھا تم نے اس نشان کو ختم کر دیا۔

۲- مسجد قبلتین میں اس مقام پر علامت و نشان تھا یہاں بیت المقدس سے بیت اللہ کی طرف قبلہ تبدیل ہوا تھا لیکن تم نے اسے بدعت کہتے ہوئے ختم کر دیا۔

۳- تم نے صحابی رسول حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا باغ ختم کر دیا جبکہ وہاں کھجور کے درخت خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے لگائے تھے۔

۴- قباء کے نزدیک بئر عین زرقا' بئر اویس (بئر خاتم) تھے تم نے انہیں بھی ختم کر دیا'

۵- تم بئر رومہ کی زیارت سے بھی روکتے ہو جسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہودی سے خرید کر اللہ کے راستے میں وقف کیا تھا' وہاں اور بھی متعدد اہم آثار تھے جنہیں یا تو بالکل ختم کر دیا گیا ہے یا ان میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔

۵۲- مذاہب اربعہ پر پابندی

اہل احساء کے ہاں مذاہب اربعہ میں سے ہر ایک کے لئے مخصوص مدارس تھے لیکن تم نے تمام کو بند کر دیا اور وہاں تدریس ممنوع قرار دے دی گئی، کیونکہ تمہارے ہاں تمہارے مذہب کے علاوہ کسی کی تدریس جائز ہی نہیں، اگر دیگر مذاہب کے لوگ اپنے گھروں میں دروس کا سلسلہ قائم کرنے کی کوشش کریں تو تم ان کا ناطقہ بند کر دیتے ہو' ان کا محاصرہ کرتے ہو' ان پر جاسوس مقرر کرتے ہو' کیا یہ نیک' صالح' صاحب تقویٰ' زاہد اور اس اللہ

سے ڈرنے والوں کا یہ عمل ہو سکتا ہے؟ جس کا فرمان ہے۔

واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ ثم توفی کل نفس ماکسبت وھم لا یظلمون (البقرہ' ۲۸۱)

اور ڈرو اس دن سے جس میں اللہ کی طرف پھرو گے اور ہر جان کو اس کی کمائی پوری دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہو گا۔

یہ بھی اسی کا فرمان ہے۔

الا یظن اولئک انھم مبعوثون لیوم عظیم یوم یقوم الناس لرب العالمین (المطففین ۴ تا ۶)

کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انہیں اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کے لئے جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

تم نے جلیل القدر حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مبارک گھر کو اپنے کدالوں وغیرہ کے لئے استعمال کر رکھا ہے حالانکہ حجرات شریفہ بننے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں اسی جگہ قدم رنجہ فرمایا' سابقہ تمام ادوار میں خصوصاً تمہارے بڑوں نے بھی اسے محفوظ رکھا لیکن اس مبارک اثر شریف کو بھی گرا دیا جو مسجد نبوی شریف کے قبلہ کی جانب تھا' وجہ اس کی صرف یہ تھی کہ مسلمان (بقول تمہارے مشرک) اس سے تبرک حاصل کرتے ہیں۔

تم نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس لائبریری شیخ الاسلام (عارف حکمت) کو گرا دیا ہے جو نہایت ہی نفیس کتب اور نایاب مخطوطات سے بھری پڑی تھی اور خوبصورت طرز تعمیر عثمانی پر مشتمل تھی' تمام کو گرا دیا حالانکہ اس کا توسیع حرم سے کوئی تعلق نہ تھا۔

تم نے بئرحا (باغ) ختم کر دیا وہ توسیع میں آ چکا ہے اس پر تم نے علامت یا نشانی قائم نہیں کی حالانکہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جایا کرتے تھے اس کا تذکرہ صحیح بخاری اور دیگر کتب احادیث میں موجود ہے۔

(البخاری، کتاب الزکاۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ انصار میں سے کھجوروں کے اعتبار سے زیادہ مالدار تھے انہیں بئرحا سارے مال سے محبوب تھا اور مسجد کے سامنے تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تشریف لے جایا کرتے تھے اور وہاں سے پانی مشروب فرماتے۔ (المسلم، کتاب الزکاۃ)

مدینہ منورہ میں تم نے مسجد نبوی کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے آثار میں سے کچھ بھی نہیں رہنے دیا، تم خیبر وغیرہ کی طرف متوجہ نہیں ہوتے، کیا ہمارے لئے یہ جائز ہے کہ ہم یہود کی تقلید کریں جس طرح انہوں نے قدس شریف سے اسلامی آثار مٹا دیئے ہیں؟ کیا ہم خود اپنے آثار مدینہ منورہ سے مٹا دیں؟

تم نے آنے والی نسلوں کے لئے سابقہ قیمتی میراث میں سے کیا چھوڑا ہے؟

تم نے تعویذ اور دم سے علاج کرنے والوں کے خلاف قتل کا فتویٰ دے رکھا ہے اور انہیں تم جادوگر کہتے ہو اور تم نے حق پر قائم اور غلط لوگوں میں کبھی فرق کرنے کی کوشش ہی نہیں کی پس تم نے قتل کا فتویٰ دینا ہی سیکھ رکھا ہے جس کی وجہ سے متعدد محترم نفوس کو صرف اس وجہ سے قتل کرایا گیا کہ تم نے ان کے جادوگر ہونے کا فتویٰ دیا تمہیں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھول چکا ہے۔

ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق

اور کوئی جان جس کی حرمت اللہ نے رکھی ہے ناحق نہ مارو۔

بشیر و نذیر صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک فرمان ہے۔

اول ما یقضی بہ بین الناس یوم القیامۃ فی الدماء

سب سے پہلے روز قیامت خون کے بارے میں حساب ہو گا۔

(بخاری و مسلم)

حدود کے اجراء کے وقت خوب غور و فکر سے کام لو اور انہیں شبہات کی بنا

پر ساقط کرنا سیکھو، اس دن سے ڈرو جس دن سینگ والی سے بغیر سینگ والی بدلہ لے گی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یوم ینظر المرء ما قلمت یداہ و یقول الکافر یالیتنی کنت ترابا (النباء، ۴۰)

جس دن آدمی دیکھے گا جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور کافر کہے گا ہائے میں کس طرح خاک ہو جاتا۔

خاتمہ

خدمات پر پانی

ہمارے بھائی علماءِ نجد' مملکت سعودیہ ہر مسلمان کو محبوب ہے اس کے حکمران خصوصًا خادم حرمین شریفین نے حجاج اور عمرہ کرنے والوں اور اللہ تعالیٰ کے مہمانوں کی خدمت کے لئے کوئی کسر نہیں چھوڑی' لیکن تمہارے غلط رویے اور طریقے (جن کا تذکرہ آچکا ہے) ان کی خدمت پر پانی پھیر دیتے ہیں حالانکہ انہوں نے امورِ شرعیہ اور دینیہ کا معاملہ تمہارے سپرد کر رکھا ہے۔ تم اس امانت کی حفاظت کرو' اس میں خواہش نفس اور ذاتیات کو داخل نہ کرو تاکہ کوئی اعتراض پیدا ہی نہ ہو کہ مقامات مقدسہ کے شہروں میں امورِ شرعیہ اور آثارِ اسلام کی حفاظت نہیں ہو رہی۔

اپنے دین' حکومت' اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مسلمانوں کو افتراق و انتشار سے بچانے کے لئے کوشش کرو اور ہر اس معاملہ سے بچو جو ان میں تفریق کا سبب بن سکے۔

اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو جاؤ جو اچھے اقوال کو سننے والے اور اس کی اتباع کرنے والے ہوتے ہیں

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یوسف بن السید ہاشم الرفاعی

امیر کاروان اسلام

مفتی محمد خان قادری

کا دینی، علمی اور تحقیقی لٹریچر

- شرح اج سک متراں دی
- حضور ﷺ کے آباء کی شانیں
- والدین مصطفیٰ ﷺ کا زندہ ہو کر ایمان لانا
- علماء نجد کے نام اہم پیغام
- جسم نبوی ﷺ کی خوشبو
- کیا سگ مدینہ کہلوانا جائز ہے؟
- ہر مکاں کا اجالا ہمارا نبی ﷺ
- سب رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
- صحابہ اور بوسہ جسم نبوی ﷺ
- محبت اور اطاعت نبوی ﷺ
- نعل پاک حضور ﷺ
- صحابہ اور علم نبوی ﷺ
- امام احمد رضا اور مسئلہ ختم نبوت ﷺ
- قصیدہ بردہ پر اعتراضات کا جواب
- خواب کی شرعی حیثیت
- علم نبوی ﷺ اور امور دنیا
- معراج حبیب خدا
- محافل میلاد اور شاہ اربل
- حضور ﷺ کی رضاعی مائیں
- ترک روزہ پر شرعی وعیدیں
- عورت کی امامت کا مسئلہ
- عورت کی کتابت کا مسئلہ

- معارف الاحکام
- ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد پنجم
- ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد ششم
- ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد ہفتم
- ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم
- ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد دہم
- فتاویٰ رضویہ جلد چہاردہم
- ترجمہ فتاویٰ جلد پانزدہم
- ترجمہ اشعۃ اللمعات جلد ششم
- ترجمہ اشعۃ اللمعات جلد ہفتم
- صحابہ اور محافل نعت
- صحابہ کے معمولات
- علم نبوی ﷺ اور منافقین
- حضور ﷺ رمضان کیسے گزارتے ہیں؟
- سدرہ تیری راہ گزر
- منہاج اصول الفقہ
- ذخائر محمدیہ ﷺ
- مسلک صدیق اکبر عشق رسول ﷺ
- شرح سلام رضا
- نور خدا سیدہ حلیمہ کے گھر
- اسلام اور تعدد ازواج
- اسلام میں کھیل کا تصور
- فضائل نعلین حضور ﷺ

- شب قدر اور اسکی فضیلت
- اسلام اور تصور رسول پاک ﷺ
- اسلام اور احترام والدین
- والدین مصطفیٰ ﷺ جنتی ہیں
- نسب نبوی ﷺ کا مقام
- وسعت علم نبوی ﷺ
- اسلام اور احترام نبوت
- اسلام اور خدمت خلق
- نظام حکومت نبوی ﷺ
- فضیلت درود وسلام
- شان نبوت ﷺ
- تفسیر سورۃ الضحیٰ والم نشرح
- شاہکار ربوبیت ﷺ
- ایمان والدین مصطفیٰ ﷺ
- حضور ﷺ کا معراج
- امتیازات مصطفیٰ ﷺ
- در رسول ﷺ کی حاضری
- صحابہ کی وصیتیں
- رفعت ذکر نبوی ﷺ
- مزاج نبوی ﷺ
- تبسم نبوی ﷺ
- منہاج النحو

- امام احمد رضا بحیثیت قاطع بدعات
- برکات محافل سے محرومی کیوں؟
- زوال امت کا ازالہ کیسے؟
- آیئے قرب مصطفیٰ ﷺ پائیں
- اساس ایمان محبت الٰہی
- جماعت نماز تسبیح
- مٹنے لگے کرنے کا کام
- قرآنی الفاظ کے صحیح مفاہیم
- سرمہ اور روزہ
- کیا اولیاء اللہ اور بت ایک ہیں
- یا رسول اللہ ﷺ کہنا ایمان یا شرک
- اسلام اور ایصال ثواب
- منہاج المنطق
- مقصد اعتکاف
- تفسیر سورۃ الکوثر
- تفسیر سورۃ القدر
- امامت اور عمامہ
- عصمت انبیاء
- روح ایمان محبت نبوی ﷺ
- علم نبوی ﷺ اور متشابہات
- Why Did The BELOVED PROPHET (SAW) Perform Many Nikkahs?

- کیا رسول اللہ ﷺ نے اجرت پر بکریاں چرائیں؟
- آنکھوں میں بس گیا سراپا حضور ﷺ کا
- رسول اللہ ﷺ کے کسی عمل کو ترک فرمانے کی حکمتیں مسئلہ ترک
- حضور ﷺ کے والدین کے بارے میں اسلاف کا مذہب
- بدر کے قیدیوں کے بارے میں حضور کا فیصلہ خطا نہیں
- قرآنی الفاظ کے صحیح مفاہیم

- حضور ﷺ نے متعدد نکاح کیوں فرمائے؟
- نماز میں خشوع وخضوع کیسے حاصل کیا جائے؟
- حدیث شریک پر اعتراضات کی حقیقت
- احوال وآثار مولانا عبدالحی لکھنوی
- والدین مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں صحیح عقیدہ
- تحریک تحفظ ناموس رسالت کی تاریخی کامیابی

- محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ
- اللہ اللہ حضور کی باتیں ایک ہزار احادیث کا مجموعہ
- میلاد النبی اور شیخ ابو الخطاب ابن دحیہ
- مشتاقان جمال نبوی ﷺ کی کیفیات جذب ومستی
- تفسیر کبیر (آخری بائیس سورتوں کا ترجمہ)
- حضور ﷺ کے ظاہر اور باطن پر فیصلے